سلسلۂ مطبوعات امام ابن باز تعلیمی ورفاہی سوسائیٹی (۵)

# قربانی کے احکام ومسائل

## قرآن وسنت کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com

تالیف فَضِیلَۃُ الشَیخ عَبدُالعَلِیم عَبدُالحَفِیظ سَلَفِی

نظر ثانی فَضِیلَۃُ الشَیخ اَحمَدمُجتَبیٰ سَلَفِی مَدَنِی

باھتمام
محمد کلیم انور تیمی مدنی

شعبہ نشر واشاعت
امام ابن باز تعلیمی ورفاہی سوسائیٹی
مدنی چوک ستلا گانڈے گریڈیہ جھارکھنڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com



# عرض ناشر

الحمد لله رب العالمين, والصلاة والسلام على رسوله الكريم, وصلى على آله وأصحابه

أجمعين.

لئن شكرتم لأزيدنكم ابراهيم :7 دنبوی لم

يشكر الله من لم يشكر الناس

معهد زيد بن ثابت لتحفيظ القرآن

الكريم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



طریقے پرانجام دے سکے تاکہ اس کی یہ عبادت اللہ کے نزدیک قبولیت حاصل کرسکے، اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ ہم سب کو ہماری ساری عبادتوں میں اخلاص اور کتاب وسنت کے مطابق ادا کرنے کی توفیق دے،اور کتاب کے مؤلف ناشر اور تمام معاونین کو سعادت دارین سے نوازے، قارئین کرام سے دعاء کی درخواست کے ساتھ کتاب کے اندر رہ جانے والی کسی غلطی کی اطلاع کی بھی درخواست ہے تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

خیر اندیش

محمد کلیم انور تیمی

*******

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مقدمة

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف المرسلين, وعلى آله وأصحابه أجمعين وعلى من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين, وبعد:

فأعوذبالله من الشيطان الرجيم ۫ بسم الله الرحمن الرحيم: {لكل أمة جعلنامنسكاً هم ناسكوه} (الحج :67) وقال: { لن ينال الله لحومها ولا دماءها ولكن يناله التقوى منكم } (الحج :37) وقال رسول الله ﷺ:"من وجد سعة فلم يضح فلا يقربن مصلانا"(ابن ماجة : أضاحي 2/حسن)

قربانی (ذبیحہ بطور عبادت و تقرب الٰہی) ہر قوم و ملت کے اندر پائی جاتی ہے، فرق یہ ہے کہ اسلام یا اسلام سے پہلے کی شریعتوں میں قربانی بطور عبادت اور تقرب الٰہی کے پائی جاتی ہے، جب کہ مشرک قوموں میں اپنے بتوں کے اوپر چڑھاوے کے طور پر انجام دی جاتی تھی اور آج بھی دی جاتی ہے۔

اسلام دین توحید و فطرت ہے، اس لئے اس نے ایک طرف جہاں قربانی کو ایک انسانی فطرت (سالانہ جشن و تہوار) کی تسکین کا سامان بنادیا ہے وہیں توحید کے تقاضوں کا ایک مظہر بھی بنادیا ہے، یعنی قربانی اسلام میں صرف اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے جس کو اللہ کے بتائے ہوئے طریقے ہی پر انجام دیا جاسکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ایک موحد اعظم ابراہیم علیہ السلام کی یادگار کے طور پر اس کو مشروع فرمایا ہے کہ ہم مسلمان جہاں پرب و تہوار و جشن منائیں وہیں آنحضرت ﷺ کی توحید کی خاطر بے مثال قربانیوں اور فداکاریوں کو اپنی زندگی میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جیسا کہ اوپر مذکور ہوا قربانی کو عبادت اللہ نے بنایا ہے اس لئے اس کا طریقہ بھی اللہ نے دیا ہے اور اللہ کی طرف سے اس کے آخری رسول محمد ﷺ نے امت کو اس کی تفصیل بتائی ہے، اس لئے اگر ہمیں اپنی اس عبادت کو بارگاہ الٰہی میں قبول کروانا ہے تو اس بابت طریقۂ رسول ﷺ کی جانکاری حاصل کرنی ہو گی، ورنہ ہماری یہ عبادت یا تو ریاکاری (شرک اصغر) کی نذر ہو جائے گی یا بدعات و خرافات کے سبب رائیگاں ہو جائے گی۔

زیر نظر رسالہ قربانی کے صحیح فضائل واحکام و مسائل کے بیان کے لئے ترتیب دیا گیا ہے، جو مختصر ہے اور نہایت ہی مرتب اور مرکز ہے اور قرآن و سنت سے ثابت صحیح اور پختہ حوالوں اور قرآن و سنت کے حقیقی ترجمان علماء سلف و خلف کے اقوال سے مزین ہے، یہ اس لائق ہے کہ نہ صرف اردو بلکہ دیگر زبانوں میں بھی شائع کیا جائے تاکہ علماء کے ساتھ ساتھ عوام الناس بھی اس کی روشنی میں اپنی اس عبادت کو انجام دے کر عند اللہ اس کو قبولیت کے شرف سے مشرف ہونے کے لائق بنا سکیں، اللہ تعالی مؤلف عزیز کو جزاء خیر دے، اسی کے ساتھ اس کی اشاعت کا بیڑا اٹھانے والے اخوان کو بھی صحیح دین کی اشاعت کے اجر سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

**خیر اندیش: احمد مجتبیٰ سلفی مدنی**

رکن مجلس علمی دار الدعوۃ دہلی

18 /10 1432ھ

2011/9/17ء

******

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# تمہید

الحمد للہ رب العالمین، والعاقبة للمتقین، وصلی اللہ وسلم علی عبدہ ورسولہ نبینا محمد،وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین ,أما بعد:

قربانی دین کے شعائر میں سے ایک اہم شعار اوراس کی عبادتوں میں سے ایک اہم عبادت ہے جس کا حکم اللہ رب العزت نے دیا ہے، اوراس کے رسول ﷺ نے اسے "سُنّتِ ابراہیمی" سے تعبیر کیا ہے آپ نے خود قربانی کیااور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس کی تاکید فرمائی ۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی قربانی کے متعلق فرماتے ہیں : "کان یضحّی بکبشین أملحین أقرنین ویسمّی ویکبّر ویضع رجلہ علی صحافھما"(بخاری : الأضاحی/14(5565) ومسلم : الأضاحی /3 (1966)) "آپ دو" أملح" (جس کے جسم میں سفیدی سیاہی سے زیادہ ہو) بکروں کوذبح کرتے تھے،(ذبح کے وقت )اللہ کانام لیتے، تکبیر کہتے اوران کے کندھوں پر پاؤں رکھتے " اور مسلم کی روایت میں ہے: "اور آپ ﷺ "باسم اللہ واللہ أکبر" کہتےاور مسلم ہی کی ایک روایت میں عائشہ رضی اللہ عنھا سے مروی ہے:

" أمر بکبش أقرن یطأ فی سواد ویبرك فی سواد وینظر فی سواد فأتی بہ لیضحی بہ فقال لھا:" یا عائشة ! ھَلُمِّی المُدْیة ",ثم قال:"اشحذیھا بحجر" ففعلت ثم أخذھا وأخذ الکبش فأضجعہ ثم ذبحہ ثم قال:"بسم اللہ اللھم تقبّل من محمد وآل محمد و من أمة محمد ثم ضحی بہ"(مسلم : الأضاحی/ 3 (1967)) "ایک سینگ دار بکرا آپ ﷺ نے منگایا جس کے پاؤں , پیٹ اور آنکھوں کے گوشے سیاہ تھے،جب اسے آپ کے پاس لایا گیاتو آپ ﷺ نے فرمایا:"اے عائشہ چھری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لو اور اسے پتھر پر تیز کرکے لاؤ" میں نے جب اسے تیز کردیا تو آپ ﷺ نے اسے لیا اور بکرے کو لیا اور اسے ذبح کیا اور فرمایا : "اے اللہ! محمد کی طرف سے اور محمد کے آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے قبول فرما "

ذوالحجہ جیسے مبارک مہینے میں جن لوگوں کو حج کی استطاعت نہیں ہوتی یا وہ کسی وجہ سے حج نہ کرسکتے ہوں ان کے لئے قربانی نیکیوں کی کمائی کا بہترین ذریعہ ہے۔

اس ماہ میں قربانی اور دیگر عبادات وامور سے متعلق کتاب وسنت اور آثار صحابہ میں بہت سارا تفصیلی مواد موجود ہے، میں نے اس مختصر کتابچہ کے اندر انہیں احکام کے بنیادی مسائل کو نہایت ہی اختصار کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ عام آدمی بلا کسی مشقت کے قربانی جیسی اہم عبادت کو سنت کے مطابق ادا کرسکے، نیز قربانی سے متعلق کچھ ایسے امور جو عوام الناس میں رائج ہیں لیکن قرآن وسنت اور تعامل صحابہ سے ان کا ثبوت نہیں ہے، ان کو بھی ذکر کردیا ہے تاکہ لوگ ان کی حقیقت سے آشنا ہوجائیں اور اپنے اعمال پر نظر ثانی کرکے ان کو کتاب وسنت کے موافق کرسکیں ۔

ان مختصر کلمات کے اخیر میں ہم اس کتاب کی تیاری کی توفیق پر اللہ رب العزت کے بے پناہ شکر گذار اور دین متین کی مزید خدمت کے طلبگار ہیں اس موقع سے اپنے مربی ومشفق استاد محترم فضیلۃ الشیخ العلّامہ احمد مجتبی السلفی المدنی/ حفظہ اللہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے کثرت شغل کے باوجود اپنے قیمتی اوقات میں سے تھوڑا وقت نکال کر اس کتاب کا مراجعہ کیا اور قیمتی مشوروں سے نوازہ۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

اس موقع سے برادر مکرّم شیخ کلیم انور المدنی/ سلمہ اللہ کا شکریہ نہ ادا کیا جائے تو ناشکری ہوگی جنہوں نے اس کتاب کی طباعت واشاعت کا بیڑا اٹھایا ہے اللہ تعالی ان کو اور ان کے معاونین کو جزائے خیر دے اور اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کا بہترین بدلہ عطا فرمائے اور اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے نفع بخش اور مؤلف، ناشر، جملہ معاونین اور ان کے والدین اور اساتذہ کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے ۔

وصلى الله على خير خلقه وسلم وعلى آله وصحبه أجمعين.

عبدالعلیم بن عبدالحفیظ سلفی

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات

محافظة يدمة منطقة نجران مملکت سعودی عرب

**Email** : abdulaleemsalafi1@gmail.com

*********

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# قربانی کی تعریف

قربانی کے لئے عام طور سے نصوصِ احادیث میں لفظ "أضحية " وارد ہوا ہے،اصمعی کے قول کے مطابق اس کوچار طرح سے پڑھا گیاہے ،جیساکہ جوہری نے نقل کیاہے :

أضحية : ہمزہ کے پیش کے ساتھ ۔

إضحية : ہمزہ کے زیر کے ساتھ ان دونوں کی جمع " أضاحی " آتی ہے ۔

ضِحِيّة : اس کی جمع " ضحایا" آتی ہے۔

أضحاة : جس کی جمع " أضحی" آتی ہے،اسی سے"یو م الأضحی " کانام پڑاہے(الصحاح للجوھری مادۃ " ضحا" ( 6 /2407 ) ، نیزدیکھئے : لسان العرب ( 30-29/8 ) مادۃ " ضحا " اور تاج العروس(616-615/19)مادۃ "ضحو".)۔

امام نووی نے" تحریر التنبیہ" کے اندر قاضی عیاض کے حوالہ سے قلمبند کیاہےاوراہل لغت نے اسے ذکر کیاہے کہ :قربانی کا نام"أضحیۃ" اس لئے پڑاکہ اس کی ادائیگی بوقت ضحی کی جاتی ہے اور"ضحی"دن چڑھنے کوکہتے ہیں(دیکھئے : المصباح المنیر(ص359 ))۔

واضح رہے کہ اس دن کوبہت سارے لوگ" عیدالضحی" کہتے اورلکھتے ہیں لیکن یہ قواعداور معنی کے اعتبارسے صحیح نہیں ہے۔

قربانی شریعت کی اصطلاح میں

فقہاءنے قربانی کی مختلف تعریفیں کی ہیں جن میں چندکاذکرذیل میں کیاجارہاہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



1 - "هي ما يذبح من النعم تقرّباً إلى الله تعالى من يوم العيد إلى آخر أيّام التشريق" (دیکھئے : مغنی المحتاج (122/6) الإقناع (277/2)) "نعم (مخصوص جانوروں) میں سے جسے اللہ تعالی کے تقرب کی خاطر عید کے دن سے لیکر ایّام تشریق کے آخر تک ذبح کیا جائے وہ أضحية (قربانی) ہے"۔

2 – "هي اسم لحيوان مخصوص بسنّ مخصوص يذبح بنية القربة في يوم مخصوص عند وجود شرائطها وسببها " (دیکھئے: أنيس الفقهاء (ص279))

" أضحیۃ (قربانی) مخصوص عمر کے مخصوص جانور کا نام ہے جسے اس کے شرائط واسباب کے پائے جانے پر مخصوص دن میں تقرب کی نیت سے ذبح کیا جاتا ہے"۔

3 –" هي ذبح حيوان مخصوص بنية القربة في وقت مخصوص"(دیکھئے :الدر المختار شرح تنوير الأبصار( 312/6 )) "تقرب کی نیّت سے متعین وقت میں کسی خاص جانور کو ذبح کرنے کا نام أضحية (قربانی) ہے"۔

4 – "اسمٌ لما يُذكى من النَّعم تقرباً إلى الله تعالى في أيام النحر بشرائط مخصوصة " (تفصیل کے لئے دیکھئے : الموسوعة الفقهية (74/5)) " نعم (متعین جانوروں) میں سے جو جانور ایّام نحر (قربانی کے دنوں) میں اللہ سے تقرب کی خاطر مخصوص شرائط کے ساتھ ذبح کیا جائے اس کا نام أضحية (قربانی) ہے "

خلاصہ یہ کہ اللہ رب العزت کی خوشنودی اور تقرّب کے لئے یوم النحر اور ایام تشریق ( 11، 12، 13 ذی الحجہ ) میں اونٹ ، گائے اور بکری جیسے جانوروں کو قربانی کے شرائط کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ذبح کرنے کا نام قربانی ہے ۔ لہذا پیچنے، محض کھانے اور مہمان نوازی کی خاطر کی گئی قربانی کو قربانی نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہا جائے گا اگرچہ اسے قربانی کے دنوں میں ہی کیوں نہ ذبح کیا گیا ہو، اسی طرح قربانی کے ایّام اور متعین اوقات کے سوا ذبح کیا گیا جانور قربانی نہیں ہے اگرچہ اسے تقرباالی اللہ ہی کیوں نہ ذبح کیا گیا ہو۔

# بعض غلط فہمیوں کاازالہ

عوام میں ایک غلط فہمی عام ہے کہ قربانی اور حج میں کئے جانے والے ھدي کو ایک سمجھا جاتا ہے حالاں کہ ھدي اور قربانی دونوں الگ الگ چیزیں ہیں، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :"ماذبح بمنى و قد سيق من الحل إلى الحرم فإنه هدى، سواءً كان من الإبل أوالبقرأو الغنم،ويسمى أيضاًأضحية بخلاف مايذبح يوم النحربالحل فإنه أضحية وليس بهدى"(مجموع فتاوى ابن تيميه (137/26) نیز دیکھئے : الاختبارات (ص120)) "ہر وہ جانور جسے حل سے حرم میں لاکر منی میں ذبح کیا گیا ہو، وہ اونٹ ہو گائے ہو خواہ بکری ہو وہ ھدي ہے،اسے أضحية بھی کہا جاتا ہے، برخلاف اس جانور کے جو قربانی کے دن حل میں ذبح کیا جاتا ہے وہ(صرف) أضحيه (قربانی) ہے ھدي نہیں "

علامہ ابن عثیمین فرماتے ہیں : "الهدى أعم من الأضحية لأن الأضحية لاتكون إلامن بهيمةالأنعام وأماالهدى فيكون من بهيمة الأنعام ومن غيرها،فهو كل مايهدى إلى الحرم "(الشرح الممتع على زادالمستقنع (453/7))

" ھدی أضحية سے عام ہے کیوں کہ أضحية صرف بهيمةالانعام ہی سے جائز ہے جبکہ ھدی بهيمة الانعام اوراس کے علاوہ سے بھی جائز ہے، لہذا ھدي ہر اس شیٔ کو کہتے ہیں جسے حرم میں لایا جائے"

یہاں پر واضح رہے کہ قربانی ان خالص عبادتوں میں سے ایک ہے جو صرف اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے کی جاتی ہیں اور جن کا غیر اللہ کے لئے کرنا آدمی کو مشرک بنادیتا ہے، اللہ تعالی نبی کریم ﷺ کو حکم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: {قُلْ إِنَّ صَلاَتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَاْ أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ} (الأنعام 162 - 163)

(آپ ﷺ فرما دیجئے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ رب العالمین کے لئے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے، اور میں اللہ کا پہلا فرمانبردار بندہ ہوں ) لہذا بتوں کے لئے اور مزاروں ، میلوں اور ٹھیکوں کے اندر قربانی کرنا یا ان کے لئے نذر و نیاز غیر اللہ کے لئے قربانی کرنے کے زمرہ میں آتا ہے، جو گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے، اور جس سے بچنا ہر مسلمان پر واجب ہے اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا :"لعن الله من ذبح لغير الله"(صحيح مسلم : الأضاحی/8 ( 1978)) " جس نے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا اس پر اللہ کی لعنت ہو"

اور اللہ تبارک و تعالی ارشاد فرماتا ہے: {إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّهِ } (البقرة 173) (اللہ تعالی نے تم پر مردار، خون ، خنزیر کا گوشت اور اس جانور کو حرام کر دیا ہے جسے غیر اللہ کے نام سے ذبح کیا گیا ہو"

اسی طرح بعض حضرات قربانی میں بعض جانوروں میں شرکت کے جواز پر استدلال کرتے ہوئے عقیقہ میں بھی ان میں شرکت کو جائز قرار دیتے ہیں جس کا ثبوت کتاب و سنت سے قطعی نہیں ہے کیونکہ ھدي کی طرح عقیقہ بھی قربانی سے الگ عمل ہے جس کے الگ احکام وامور ہیں ، ان تینو ں میں اگر کائی چیز مشترک ہے تو یہ کہ ان کے اندر اللہ کے لئے جانور کو ذبح کیا جاتا ہے، اس لئے عقیقہ میں کسی بھی جانور میں شرکت کرنے سے احتراز کرنا چاہئے کیونکہ اس کے اندر ایک نفس کی طرف سے ایک جانور کو ذبح کرنا مشروع ہے۔ اللہ تعالی ہماری عبادتوں کو خالص کتاب و سنت کے مطابق بنائے۔ آمین۔

## قربانی کی مشروعیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کوئی بھی دینی وشرعی عمل رسول اکرم ﷺ کے افعال واعمال کی موافقت کے ساتھ مشروط ہے، ہروہ شرعی عمل جو سُنتِ رسول سے ثابت ہے اُمت کا ہر فرد حسب استطاعت وجوبًا یا استحبابًا اس کے کرنے پر مکلف ہے،اور جس کا ثبوت سنّت نبوی ﷺ سے نہیں وہ قابل ردّو تردید ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے :"من عمل عملاً لیس علیه أمرنا فھُوَرَدٌّ" (بخاری: البیوع /60 (448/4) والاعتصام /20 (387/13) تعلیقا، ومسلم: الاقضیة/ 8 (18/1718)) " جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہماری سنت سے ثابت نہیں ہے تو وہ قابل رد ہے "اور فرمایا : "من أحدث فی أمرناھذا مالیس منه فھُوَرَدٌّ "(بخاری : الصلح/5 (370/5) رقم (2697) ومسلم : الاقضیة/8 (17/1718)) جس نے ہماری اس شریعت میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ لائق رد ہے "

قربانی بھی انہیں شرعی امور میں سے ہے جن کی پوری تفصیل و وضاحت سنت نبوی ﷺ میں موجود ہے، اور یہ وہ قربانی ہے جسے اللہ کے رسول ﷺ نے سنت ابراہیمی سے تعبیر کیا ہے،کیونکہ یہ وہ تاریخی قربانی ہے جسے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے پیش کیا تھا، اوراللہ رب العزت نےان کی اس عظیم قربانی کو قیامت تک کے لئے یادگار بنادیا اور {وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ} ( الصافات107 ) (ہم نے ایک بڑاذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا) فرماکراس سنت ابراہیمی کوقربِ الٰہی کاایک اہم ذریعہ اور عیدالاضحی کاسب سے پسندیدہ عمل قراردیدیا ۔

**********

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# قربانی کی مشروعیت کی حکمت

یوں تو قربانی کی بے شمار حکمتیں ہیں لیکن ان میں سے چند بنیادی حکمتیں مندرجہ ذیل ہیں:

1 – اللہ رب العزت کا تقرب: قربانی دیگر عبادتوں کی طرح ایک عبادت ہے جو صرف اللہ رب العزّت کے لئے خاص ہے اس کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے چھوٹی بڑی کسی بھی قسم کی قربانی شرک اکبر کے درجہ میں آتی ہے، یہ قربانی اللہ کی عبادت اوراس کی قربت کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے، اللہ تعالی اس کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے: {فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ } (الکوثر 2) (اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر)

نیز ارشاد فرماتا ہے : {قُلْ إِنَّ صَلاَتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ } (الأنعام 162) (آپ فرمادیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینااور میرا مرنا سب خالص اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہاں کا مالک ہے)

"نسک" کہتے ہیں کسی جانور کے ذبح کے ذریعہ اللہ تعالی کا تقرّب حاصل کرنے کو۔

2 – امام المؤحّدین ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کی بے مثال قربانی کے جذبے سے پیش کردہ سنتِ عظیمہ کا احیاء جنہوں نے اطاعت وفرمانبرداری کا بے مثال نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنے بیٹے اسماعیل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



علیہ الصلاۃ والسلام کو ذبح کرنے کے لئے پہلو کے بل لٹادیا تھا جس کے بدلے میں اللہ ربّ العزّت نے ان کے اس عظیم کارنامے کو قیامت تک کے لئے تابندہ کر دیا۔

3 – عید کے دن آل واولاد پر کشادگی۔

4 – قربانی کے گوشت اور چمڑہ کے ذریعہ فقراء اور مساکین کے درمیان فرحت وشادمانی کو عام کرنا۔

5 – اللہ کا شکریہ ادا کرنا کہ اس نے ان جانوروں کو ہمارے لئے سہل الحصلی اور پاک وطیّب بنایا ہے جس سے زندگی کی ساری آسائشیں برآتی ہیں، اللہ تعالی کا ارشاد ہے : {فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِن يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنكُمْ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ} (الحج36-37) (اس میں سے کھاؤ اور مسکین سوال سے رکنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ، اسی طرح ہم نے چوپایوں کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے کہ تم شکر گذاری کرو، اللہ تعالی کو قربانیوں کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون بلکہ اسے تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے، اسی طرح اللہ نے ان جانوروں کو تمہارا مطیع کر دیا ہے کہ تم اس کی رہنمائی کے شکریے میں اس کی بڑائیاں بیان کرو اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنادیجئے)۔

***************

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# قربانی کاحکم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "من کان لہ سعۃ ولم یضحّ فلایقربنّ مصلاّنا" (رواہ أحمد(312/2) وابن ماجۃ : الأضاحی /1 رقم (3123) والحاکم (258/4) امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے اور شیخ البانی نے اسے حسن قرار دیاہے، دیکھئے : صحیح سنن ابن ماجۃ رقم ( 2532 ))" جو وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے"

جمہوراہل علم کے نزدیک قربانی صاحب استطاعت کے لیے سنّت مؤکدہ ہے جس کا چھوڑناان کے لئے مکروہ ہے، شافعیہ کاایک قول بھی یہی ہے،ان کاایک دوسرا قول فرض کفایہ کا بھی ہے،امام ابوحنیفہ سے منقول ہے کہ مالدار مقیم پر قربانی واجب ہے،امام مالک کی ایک روایت بھی یہی ہے البتہ وہ مقیم کی قید نہیں لگاتے،امام اوزاعی ، امام ربیعہ اورامام لیث سے بھی یہی منقول ہے حنفیہ میں سےامام ابویوسف اورمالکیہ میں سےامام اشہب نے جمہور کی موافقت کی ہے،امام احمد فرماتے ہیں کہ :"مستطیع کے لئے اس کا چھوڑنا مکروہ ہے"ان سے ایک قول وجوب کے سلسلے میں بھی واردہے، محمد بن الحسن سے مروی ہے کہ قربانی سنت ہے جس کو چھوڑنے کی رخصت واجازت نہیں ہے، امام طحاوی کہتے ہیں کہ ہم اسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کو اختیار کرتے ہیں کیوں کہ اس کے وجوب سے متعلق آثار نہیں ہیں (دیکھئے : فتح الباری (3/10 ) نیز دیکھئے : عون المعبود (344/7))۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ : " قربانی سنت معروفہ ہے" (دیکھئے : البخاری : الأضاحی/ 1( 10 /3 ))

امام ترمذی نے جبلہ بن سحیم سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی سے متعلق سوال کیا کہ : کیا قربانی واجب ہے؟ تو انہوں نے فرمایا :"ضحی رسول الله صلی الله علیه وسلم والمسلمون" (الترمذی : الاضاحی/ 11 (1506) (علامہ البانی نے ضعیف قرار دیا ہے)) "اللہ کے رسول ﷺ نے اور مسلمانوں نے کیا ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں : " یہ حدیث حسن ہے اور اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ قربانی واجب نہیں ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ کی سنتوں میں سے ایک سنّت ہے جس پر عمل مستحب ہے"

قربانی کس کے حق میں مشروع ہے؟

**حنفیه** کے نزدیک قربانی اس آدمی کے حق میں مشروع ہے جو اپنی اصلی ضروریات سے زیادہ اور نصاب زکاۃ کا مالک ہو ، ان کی دلیل حدیث :"من كان له سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا" (رواه أحمد(2/ 312 ) وابن ماجة : رقم( 3123 )والحاكم ( 258/4) ووافقه الذهبی و حسنه الألبانی فی صحيح سنن ابن ماجة ( رقم 2532)) " جو وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے ہو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے" ہے(دیکھئے : تبيين الحقائق(3/6 ) بدائع الصنائع (196/4 ) حاشية ابن عابدين (312/6) )

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**مالکیہ** کے نزدیک ایسے آدمی کے حق میں مشروع نہیں ہے جس کے پاس اس سال کاپوراخرچہ نہ ہوکیونکہ ایساآدمی فقیر کے حکم میں ہے(دیکھئے : بلغة السالك (286/1 ) الذخيرة (142/4 )) اورجس کے پاس قربانی کی قیمت نہ ہو وہ قربانی کرنے کے لئے قرض یاادھار نہیں لے گا (دیکھئے : شرح الخرشی ( 33/3 ))

**شافعیہ** کے نزدیک ایسا آدمی جس کے پاس ایک دن اورایک رات کا خرچہ اور عید کے دن اورایّام تشریق میں پہننے کے لئے کپڑے ہوں اس کے لئے قربانی مشروع ہے (دیکھئے : مغنی المحتاج (123/6 ) الإقناع (278/2 ))

**حنابلہ** کے نزدیک جوآدمی قربانی کاجانور خریدنے کی وسعت رکھتا ہواس کے حق میں قربانی مشروع ہے، اگروہ قرض کی ادائیگی کی طاقت رکھتاہے تو قرض لیکر بھی قربانی کرسکتاہے(دیکھئے : کشاف القناع ( 18/3)) شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"إن كان له وفاء فاستدن مايضحى به فحسن,ولايجب عليه أن يفعل ذلك"( مجموع فتاوی شیخ الاسلام(305/26 )) " اگروہ قرض کی ادائیگی کی طاقت رکھتاہےاور قربانی بھر کاقرض لیکر قربانی کرتاہے تویہ بہتر ہے، لیکن ایساکرنااس کے لئے ضروری نہیں ہے" سماحۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ کارجحان بھی اسی کی طرف ہے۔

***************

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت میں قرآن وحدیث میں ڈھیر ساری دلیلیں موجود ہیں، ذیل میں ہم چند نصوص کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں :

1-اللہ تعالی کاارشاد ہے: { وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ } (الفجر 1 – 2)

(فجر کی قسم اوردس راتوں کی قسم ) عبداللہ بن عباس ، عبداللہ بن زبیر اور مجاھد رضي اللہ عنھم سے مروی ہے کہ دس راتوں سے مراد ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں، اکثر مفسّرین نے بھی اسی تفسیر کواختیار کیاہے۔

2-عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " ما من أيام العمل الصالح فيهن أحب إلى الله من هذه الأيام العشرة " قالوا:ولاالجهادفی سبیل الله ؟ قال:" ولاالجهادفی سبيل الله،إلارجل خرج يخاطر بنفسه وماله فلم يرجع من ذلك بشيئ"(البخاری : العیدین/ 11 رقم ( 969 )) " عشرہ ذی الحجہ میں کیئے گئے نیک عمل سے زیادہ اللہ کے نزدیک کسی دوسرے ایام کا نیک عمل پسندیدہ نہیں ہے، صحابہ کرام رضي اللہ عنھم نے سوال کیا: جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ توآپ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



" جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں ، اِلاّ یہ کہ آدمی دشمن پر ٹوٹ پڑنے کی نیّت سے نفس ومال کے ساتھ نکلتا ہے اوران میں سے کچھ بھی لیکر واپس نہیں آتا" ۔

3 - عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہسے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"ما من أيام أعظم عند الله سبحانه ولاأحب إليه العمل فيهن من هذه الأيام العشر فأكثروا فيهن من التهليل والتكبير والتحميد"( أحمد ( 75/2) شیخ احمد شاکرنےاس کی سندکو صحیح قراردیاہے، دیکھئے : شرحه على المسند رقم (5446)) " عشرہ ذی الحجہ کے دنوں میں کئے جانے والے عمل سے زیادہ اللہ کے نزدیک کوئی دوسرا عمل پسندیدہ نہیں،اس لئے ان دِنوں میں زیادہ سے زیادہ ذکرواذکاراور تکبیرو تحمید کیا کرو"

4 – حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری کے اندر فرماتے ہیں :" عشرہ ذی الحجہ کی امتیازی حیثیت کا سبب غالبا یہ ہے کہ دیگرایّام کے مقابلے میں بڑی بڑی عبادتیں مثلا: نماز، روزہ، زکاۃ اورحج ان ایام میں اکٹھی ہوجاتی ہیں"(فتح الباری ( 136/3 ))

عشرہ ذی الحجہ کے مشروع اعمال

1 –(نماز) ذوالحجہ اور دیگرایام میں بھی فرائض کی محافظت اورزیادہ سے زیادہ نوافل کااہتمام مستحب ہے، ثوبان t سے مروی ہے کہ : میں نے نبی أکرم ﷺ سے ایسے عمل کے بارے میں پوچھاجواللہ تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اوردخول جنّت کاسبب ہو،توآپ نے فرمایا : "عليك بكثرة السجود لله !فإنك لاتسجد لله سجدة إلارفعك الله درجة وحط عنك خطيئة "(مسلم : الصلاة/ 43 رقم (488) )

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"اللہ کے لئے زیادہ سے زیادہ سجدہ کیا کرو کیوں کہ جب تم اللہ کے لئے ایک سجدہ کرتے ہو تو اس کے ذریعہ اللہ تمہارا درجہ بلند فرماتا ہے اور اس کے بدلے تمہارا کوئی گناہ معاف فرمادیتا ہے" ۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "أقرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد فأکثروا الدعاء" (مسلم : الصلاۃ / 43 رقم (482) )"بندہ سجدے میں اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، اس لئے سجدہ میں خوب دعائیں کیا کرو"

2 –(روزہ) ہنیدہ بن خالد اپنی بیوی سے اور وہ رسول اللہ ﷺ کی بعض بیویوں سے روایت کرتی ہیں کہ :"رسول اللہ ﷺ ذی الحجہ کے نو دن، عاشورہ کے دن اور ہر مہینے سے تین دن روزہ رکھا کرتے تھے" ( أبوداؤد: الصوم/ 61 (2437)نسائی:الصیام/70 رقم(2374) شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، دیکھئے : صحیح سنن النسائی(2273) وصحیح سنن ابی داؤد(2106) )

3 – ( تکبیر و تہلیل ) جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں گزرا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ان ایام میں زیادہ سے زیادہ تکبیر و تہلیل کا حکم دیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ : "عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنھم عشرہ ذی الحجہ میں بازار کی طرف نکلتے اور تکبیر کہا کرتے جن کی اقتداء کرتے ہوئے دوسرے لوگ بھی تکبیر پکارتے"(بخاری- تعلیقا - (136/3))اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ منی میں اپنے خیمے میں تکبیر پکارتے جسے سن کر مسجد اور بازار والے لوگ بھی تکبیر پکارتے جس سے منی تکبیر کی آواز سے گونج اٹھتی"( بخاری - تعلیقا - (140/3))

## تکبیر کے الفاظ

1 - اللہ أکبر, اللہ أکبر, اللہ أکبر کبیرا.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



2 - الله أكبر, الله أكبر, لا إله إلا الله, والله أكبر, الله أكبر, ولله الحمد.

3 - الله أكبر, الله أكبر, الله أكبر, لا إله إلا الله, والله أكبر, الله أكبر, ولله الحمد.

4 –(یوم عرفہ کا روزہ) غیر حاجیوں کے لئے یوم عرفہ کے روزے کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"صيام يوم عرفة أحتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله و السنة التي بعده" (مسلم، الصيام/36(1162)) "میں اللہ تعالی سے امید رکھتا ہوں کہ عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کے لئے کفارہ ہے"

(یہاں یہ واضح رہے کہ یوم عرفہ سے مراد مکہ کے کیلنڈر کے حساب سے نو ذی الحجہ کی تاریخ ہے، کسی دیگر ملک میں اگر چاند مکہ سے ایک دن بعد دیکھا گیا ہو تو وہاں کے لوگ بھی مکہ کے کیلنڈر ہی سے نو ذی الحجہ کا روزہ رکھیں، زمانہ قدیم میں اگر مکے کی تاریخ کا علم نہیں ہو پاتا تھا تو جائز تھا کہ اپنے ملک کی رؤیت کے حساب سے نو ذی الحجہ کا روزہ رکھیں، مگر اب یہ عذر باقی نہیں رہ گیا ہے۔ اس روزہ سے مقصد دراصل میدان عرفات میں حاجیوں کے وقوف کے بدلے غیر حاجیوں کا روزہ رکھنا ہے/احمد مجتبی سلفی)۔

قربانی کرنے والا کن امور سے پرہیز کرے

جب کسی کی نیّت قربانی کرنے کی ہو اور ذی الحجہ شروع ہو جائے تو اسے بال، ناخن یا چمڑا کاٹنے سے پرہیز کرنا چاہیئے، أم سلمہ رضی اللہ عنھا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إذا رأيتم هلال ذي الحجة وأراد أحدكم أن يضحي فليمسك عن شعره وأظفاره" (مسلم: الأضاحي/7 رقم (39/1977))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



" جب ذی الحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے اپنے بال اور ناخن کاٹنے سے احتراز کرنا چاہئے "

ایک دوسری روایت میں ہے :" فلا یأخذنّ شعرا ولا یقلمنّ ظفرا "(مسلم : الأضاحی/7 رقم (1977/40))یعنی " بال اور ناخنہ مرگزنہ کاٹے "

بال اور ناخن نہ کاٹنے کی حکمت کے سلسلے میں علمائے کرام نے لکھاہے کہ چوں کہ قربانی کرنے والا بعض امور میں حاجیوں کے عمل کی مطابقت کرتا ہے اس لئے اگر بال اور ناخن وغیرہ نہیں کاٹتا ہے تو احرام کی بعض خصلتوں میں شامل ہو جائے گا جو تقرب الی اللہ کے ذرائع میں سے ہیں۔

## ایک غلط فہمی کا ازالہ

یہاں پر بعض لوگوں کی اس غلط فہمی کا ازالہ ضروری ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی نے ان ایّام میں بال یا ناخن کاٹ لیا تو اس کی قربانی نہیں ہو گی !

واضح رہے کہ قربانی کرنا ایک الگ عمل ہے اور بال اور ناخن کا نہ کاٹنا دوسرا عمل ہے، اگر کوئی شخص بال یا ناخن بھول کر یا جان بوجھ کر کاٹ لیتا ہے تو اس سے اس کی قربانی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، ہاں اگر جان بوجھ کر کاٹتا ہے تو وہ عاصی ہوا اس پر کوئی کفّارہ نہیں، البتہ اسے توبہ کر لینی چاہئے، امام ابن قدامہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں :"فإن فعل استغفر اللہ تعالی ولا فدیة فیہ إجماعًا سواء فعل عمدًا أو نسیانًا" (المغنی (13/363))

" اگر کسی نے جان بوجھ کر یا بھول کر بال یا ناخن کاٹ لیا تو علماء کا اجماعی مسئلہ ہے کہ وہ استغفار کرے گا اور اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں :

" لوفعل الإنسان هذا أى أخذ من شعره أوظفره أوبشرته شيئًا على وجه العمد فإنه لا يمنع من الأضحية , لكنه يكون عاصيًا لرسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أخذ هذا متعمّدًا

"" اگر کسی نے جان بوجھ کر اپنے بال یا ناخن یا چمڑا کاٹا ہے تو وہ قربانی کرنے سے نہیں رکے گا البتہ اگر جان بوجھ کر کیا ہے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے روگردان ہوگا "

***********

# قربانی کا جانور

قربانی کے جانور کو موٹا تازہ کرنا مستحب ہے ، اندھے، لنگڑے، سینگ ٹوٹے ہوئے، نہایت ہی بیمار، اور اتنا لاغر کہ اس کی ہڈی میں کوئی لذت ہی نہیں جیسے جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے ، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "أربع لا تجوز فى الضحايا: العوراء البين عورها, والمريضة البين مرضها, والعرجاء البين ضلعها, والكبيرة التى لا تنقى" (أحمد (4/300) أبوداؤد : الأضاحى/6 (2802) ترمذى : الأضاحى /5 (1497) نسائى : (4369) ابن ماجه : الأضاحى/8 (3144) شیخ البانی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھئے : ارواء الغليل (1148))

" چار قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے : ایسا کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو، ایسا بیمار جس کا مرض عیاں ہو، ایسا لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، اور اتنا لاغر کہ اس کی ہڈی نمایاں ہو جائے "

بکری، خصی یا دیگر جانوروں میں مسنّہ (یعنی جس کے دودھ کے اگلے دو دانت ٹوٹ کر نکل آئے ہوں) کی قربانی ہوگی اگر ایسا جانور نہ ملے تو بھیڑ کے ایک سال کے بچے کی قربانی کر سکتے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا : "لا تذبحوا إلا مسنة إلا أن تعسر عليكم فتذبحوا جذعة من

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الضأن"(مسلم : الأضاحی/ 2(1963)) "صرف مسنّہ (دانتے ہوئے جانور) کی قربانی کرو ! لیکن اگر (اس کا ملنا) تمہارے لئے مشکل ہو جائے تو ایک سال کے بھیڑ کے بچے کی قربانی کر سکتے ہو"

( ملاحظہ : مسنّہ اور جذعہ کی تعیین میں فقہاء اور اہل لغت کے درمیان کافی اختلاف پایا جاتا ہے، ذیل میں ہم ان کے اقوال کا خلاصہ پیش کر رہے ہیں؛) :

## مسنّہ :

### ( فقہاء کے نزدیک ) :

بکری اور بھیڑ : حنفیہ کے نزدیک : جس نے ایک سال پورا کر لیا ہو۔

مالکیہ کے نزدیک : جس نے دو سال پورا کر لیا ہو۔

شافعیہ کے نزدیک : جس نے دو سال پورا کر لیا ہو ۔اور ایک قول کے مطابق : جو دو سال پورا کر کے تیسرے میں داخل ہو چکا ہو۔

حنابلہ کے نزدیک : جو ایک سال پورا کر کے دوسرے میں داخل ہو چکا ہو۔

گائے : حنفیہ کے نزدیک : جس نے دو سال پورا کر لیا ہو۔

مالکیہ کے نزدیک : جس نے تین سال پورا کر لیا ہو اور چوتھے میں داخل ہو گئی ہو۔

شافعیہ کے نزدیک : جس نے دو سال پورا کر لیا ہو اور تیسرے میں داخل ہو گئی ہو۔

حنابلہ کے نزدیک : جس نے دو سال پورا کر لیا ہو اور تیسرے میں داخل ہو گئی ہو۔

اونٹ : حنفیہ کے نزدیک : جس نے پانچ سال پورا کر لیا ہو۔

مالکیہ کے نزدیک : جس نے پانچ سال پورا کر لیا ہو اور چھٹے میں داخل ہو گیا ہو۔

شافعیہ کے نزدیک : جس نے پانچ سال پورا کر لیا ہو اور چھٹے میں داخل ہو گیا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حنابلہ کے نزدیک : جس نے پانچ سال پورا کرلیاہو اورچھٹے میں داخل ہوگیاہو (تفصیل کے لئے دیکھئے : تبيين الحقائق ( 7/6) بدائع الصنائع (206/4 ) الذخيرة (154/4) شرح الخرشي ( 33/3 - 34) القوانين الفقهية (ص126) الحاوي ( 77/15) كفاية الأخيار ( ص529 ) طرح التثريب (194/5) المغني ( 440/9 ) كشاف القناع ( 531/2-532 ) اور منار السبيل ( 272/1)).

( **اہلِ لغت کے نزدیک** ) :

بکری اور بھیڑ : جوہری کے نزدیک : جس کے ثنایا ٹوٹ کر گر گئے ہوں، اور یہ اس کے تیسرے سال میں داخل ہونے پر ہوتا ہے۔

ابن منظور کے نزدیک : جس کے ثنایا ٹوٹ کر گر گئے ہوں، اور یہ اس کے تیسرے سال میں داخل ہونے پر ہوتا ہے۔

التہذیب کے اندر ہے : بکری میں ثنی (مسنۃ) وہ ہے جس نے دو سال مکمل کرلیا ہے، اور تیسرے میں اس کے ثنایا گرے ہوں۔

گائے : جوہری کے نزدیک : جس کے ثنایا ٹوٹ کر گر گئے ہوں، اور یہ اس کے تیسرے سال میں داخل ہونے پر ہوتا ہے۔

اونٹ : جوہری کے نزدیک : جس کے ثنایا ٹوٹ کر گر گئے ہوں، اور یہ اس کے چھٹے سال میں داخل ہونے پر ہوتا ہے۔

ابن منظور کے نزدیک : جس کے ثنایا ٹوٹ کر گر گئے ہوں، اور یہ اس کے چھٹے سال میں داخل ہونے پر ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



التھذیب کے اندر ہے :اونٹ جو پانچ سال مکمل کر کے چھٹے میں داخل ہو چکا ہو وہ ثنی ہے (تفصیل کے لیے دیکھئے:الصحاح (2295/6) مادة "ثنی" لسان العرب (142-141/2) مادة "ثنیٰ" تاج العروس (258-257/19) مادة "ثنی")۔

## جذعة من الضان : (بھیڑ کا جذعہ) :

## ( فقہاء کے نزدیک ) :

حنفیہ کے نزدیک : جس کے چھ ماہ پورے ہو چکے ہوں اور زعفرانی نے ذکر کیا ہے کہ جس کے سات ماہ پورے ہو چکے ہوں ، اور ایک قول کے مطابق جس کے آٹھ ماہ پورے ہو چکے ہوں، اور ایک قول کے مطابق جس کے نو ماہ پورے ہو چکے ہوں۔

مالکیہ کے نزدیک : جس کا ایک سال پورا ہو کر دوسرا سال شروع ہو چکا ہو۔

شافعیہ کے نزدیک :ان کے نزدیک صحیح قول کے مطابق : جس کا ایک سال پورا ہو کر دوسرا سال شروع ہو چکا ہو۔

حنابلہ کے نزدیک :جس کا چھ ماہ مکمل ہو کر ساتواں شروع ہو چکا ہو (تفصیل کے لئے دیکھئے :تبیین الحقائق (7/6) بدائع الصنائع (206/4) الذخیرة (154/4) شرح الخرشی (34-33/3) القوانین الفقهية (ص126) الحاوی (77/15) كفاية الأخيار (ص529) طرح التثريب (194/5) المغنی (440/9) كشاف القناع (532-531/2) اور منار السبیل (272/1))

(اہلِ لغت کے نزدیک):

ازہری کے نزدیک : جس کے آٹھ ماہ یا نو ماہ مکمل ہو چکے ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



<u>جوہری کے نزدیک</u> : جذع ثنی سے پہلے کی حالت ہے، جس کی جمع جذعان اور جذاع آتی ہے اوراس کی تانیث جذعۃ آتی ہے جس کی جمع جذعات ہے۔جذع اس جانور کانام ہے جوایسی عمر میں ہو جس کے دانت نکلے ہوں اورنہ ہی گرے ہوں (لسان العرب ( 2/219- 220) مادة " جذع " تاج العروس (11/58)مادة "جذع"الصحاح(1194/3 )مادة"جذع")۔(یہاں یہ واضح رہے کہ جن فقہاء یااہل سنت نے "مسنّه "کی عمریں لکھی ہیں انہوں نے دانت گرنے کی تقریبی عمر لکھی ہے، یہ ہر گزمراد نہیں کہ اسی عمر کا جانور"مسنّہ "ہوتاہے،"مسنّہ " صرف وہی جانور ہے جس کے اگلے دونوں دانت گرچلے ہوں،یا گررہے ہوں،شریعت اسلامیہ چونکہ عالمی اورآفاقی شریعت ہےاس لئے اس قربانی کے جانور کی عمر کے بارے میں ایسامعیار بتایاہے جوہر ملک اورآب وہوامیں یکساں ہوں،اگرشریعت نے صرف عمر کی قید لگادی ہوتی تو ایک سال کاجانور کہیں بہت تیارہوتاہے تو کہیں بالکل دبلا پتلا، یہ ایسامعیارہے جیساکہ شریعت نے انسان کے بالغ ہونے میں رکھاہے جوہر ملک اورہرآب وہوامیں آسانی سے پہچان میں آجاتاہے/احمد مجتبی سلفی)۔

**************

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بھینس کی قربانی

قرآن کریم میں ہے کہ ایسے جانوروں کی قربانی کی جائے جو بہیمة الأنعام میں سے ہیں یعنی مویشی قسم کے چوپائے ہوں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے : { وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ }(الحج 34) ( ہم نے ہر امت کے لئے قربانی کے طریقے مقرّر کردئے ہیں تاکہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دے رکھے ہیں ) قرآنی اصطلاح میں لفظ " الأنعام "میں چار قسم کے نر اور مادہ جانور شامل ہیں: اونٹ نر ومادہ، گائے نر ومادہ ،بھیڑ نر ومادہ، بکری نر ومادہ ۔اس کی تفصیل بھی سورۃ الأنعام( آیت نمبر 143 – 144) میں موجود ہے اس بناء پر ہمارا رجحان یہ ہے کہ قربانی کیلئے انہی جانوروں میں سے انتخاب کرنا چاہیئے اور بھینس کی قربانی سے گریز کرنا چاہیئے ،کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے بھی بھینس کی قربانی کرنا ثابت نہیں ہے۔جو لوگ اس کے متعلق نرم گوشہ رکھتے ہیں اور بھینس کی قربانی کے قائل و فاعل ہیں ان کا موقف ہے کہ لغوی اعتبار سے بھینس لفظ بقر میں شامل ہے،اس لئے اس کی قربانی دی جاسکتی ہے۔ جب کہ لغوی اعتبار سے بقر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے مسمی میں داخل ہونے کے باوجود بھینس طبیعت، رنگ، جسم اور وجود میں گائے سے نہایت ہی مختلف ہے، نیز قربانی ایک توقیفی عبادت ہے جس میں کوئی بھی عمل بغیر ثبوت کے کرنا محلّ نظر ہے، جس طرح ہرن، گھوڑے، نیل گائے اور پرندے کی قربانی نہیں کی جاتی کیونکہ ان کی قربانی کا ثبوت قرآن وسنّت سے نہیں ہے ٹھیک اسی طرح بھینس کو بھی اسی زمرے میں رکھنا چاہئے یہی احتیاط کا تقاضہ اور عمل کے لئے احوط وانسب ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔ بعض حضرات نے تو اس حد تک غلو کیا ہے کہ بھینس کی قربانی گائے کی قربانی سے افضل ہے۔ لیکن ہم اسے صحیح نہیں سمجھتے ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے قول و عمل اور تقریر سے گائے کی قربانی ثابت ہے لہٰذا قربانی کے طور پر بھینس کو اس میں شامل نہ کیا جائے اور رسول اللہ ﷺ کی سنّت کے پیش نظر صرف اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری کی قربانی دی جائے اور بھینس کی قربانی سے اجتناب کیا جائے کیونکہ ایسا کرنا بہتر نہیں ہے۔

## گابھن کی قربانی

جس جانور کے پیٹ میں بچہ ہو اس کی قربانی جائز ہے، اگر بچہ مردہ نکلتا ہے تو امام شافعی، علماء کی ایک جماعت اور صحابہ کرام کے نزدیک اس کی ماں کا ذبح اس کے لئے کافی ہے اور اس کا گوشت حلال ہے برخلاف امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ان کے نزدیک یہ بچہ مردار کے حکم میں ہے اس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا، امام ابن حزم نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔پہلا قول راجح ہے کیونکہ اس سلسلے میں حدیث صریح ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"ذكاة الجنين ذكاة أمه "(احمد (31/3) أبوداؤد: الضحایا/20(2827) ترمذی: الصید/ 10(1476) ابن ماجة: الذبائح/15 (3199) ابن حبان (265 / مواردالظمآن ) شیخ البانی نےاس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھئے: ارواء الغلیل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(2539))" جنین کے لئے (جب وہ ماں کے پیٹ سے ذبح کے بعد مردہ نکلے ) اس کی ماں کا ذبح کرنا کافی ہے "

اور اگر بچہ زندہ نکلتا ہے تو اسے بالاتفاق ذبح کیا جائے گا (تفصیل کے لئے دیکھئے : مجموع فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ (307/26) فتح العلام شرح بلوغ المرام للامام صدیق حسن خان القنوجی (ص 1344))

***************

# قربانی کے شرائط

قربانی کی صحت کے لئے مندرجہ ذیل شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے :

(1) – قربانی خالص نیت سے اللہ تبارک وتعالی کے لئے ہو، اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے :{ لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ }( الحج 37) (اللہ تعالی کو قربانیوں کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون بلکہ اسے تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے )

(2) – قربانی کا جانور "بهيمة الأنعام " (مثلا: اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری) میں سے ہونی چاہئے۔

مفسرین لکھتے ہیں کہ : " عرب کے نزدیک "بهيمة الأنعام" کا استعمال اونٹ، گائے اور بکری کے لئے ہوتا ہے"( دیکھئے : تفسیر القرطبی ( 44/11 , 109/15 ))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(3) – جانور "مسنۃ" ہو(یعنی جس کے اگلے دودانت ٹوٹ کر نکل آئے ہوں) ، اگر مسنۃ نہ ملے تو بھیڑ کے ایک سال کے بچے کی قربانی کی جاسکتی ہے۔

(4) – جانور حدیث میں مذکور عیوب سے پاک ہو،اور وہ عیوب مندرجہ ذیل ہیں :

1 – ایسا کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو۔

2 – ایسا لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔

3 – اتنا بیمار جس کی بیماری واضح ہو–

4 – ایسا دبلا جس کی ہڈی نمایاں ہو جائے–

انہیں عیب دار جانوروں پر قیاس کرتے ہوئے مندرجہ ذیل عیب دار جانوروں کی قربانی بھی جائز نہیں ہے :

1–سینگ ٹوٹا (اگر پیدائشی سینگ نہیں ہے تو اس کی قربانی جائز ہے)

2-اندھا۔

3–قریب الولادۃ جس کی ولادت میں پریشانی آرہی ہو، یہاں تک کہ خطرہ ٹل جائے -

4 –اونچائی سے گرنے یا گردن وغیرہ گھٹنے کی وجہ سے موت سے دوچار جانور یہاں تک کہ خطرہ ٹل جائے -

5 –کمزوری کی بنا پر چلنے پھرنے سے معذور۔

6 –اگلے یا پچھلے پاؤں میں سے کوئی کٹا ہوا ہو۔

7 –جس کا پیٹ بد ہضمی کی وجہ سے پھولا ہوا ہو یہاں تک کے اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



افاقہ ہو جائے اور وہ اچھا ہو جائے اور اس سے خطرہ ٹل جائے ۔

8–جو اونچائی وغیرہ سے گر کر بے ہوش ہو جائے یہاں تک کہ اسکی بیہوشی رفع ہو جائے۔

9 –جس کا کان کٹا ہوا ہو یا پھٹا ہوا ہو ایسے جانور کی قربانی مکروہ ہے۔

10 –دُم کٹا (اگر دم پیدائشی طور پر نہ ہو تو اس کی قربانی جائز ہے)۔

(5) –جانور اپنی ملکیت ہو یا اس کے مالک کی طرف سے شرعی اجازت حاصل ہو۔

(6) – گروی رکھا ہوا نہ ہو۔

(7) –شریعت کی جانب سے متعین اوقات کے درمیان ہو، یعنی یوم النحر

10 ذی الحجہ کو نماز عید کے بعد سے 13 ذی الحجہ غروب شمس سے پہلے تک (أحكام الأضحية والذكاة باختصار و اضافه للشيخ ابن العثيمين ۔)

*********

# قربانی کے لیے مخصوص ومتعین جانور کا حکم

جب قربانی کے لئے کسی جانور کی تخصیص و تعین کر دی جائے تو اس پر کچھ احکام لاگو ہوتے ہیں، جن میں کچھ کا مختصر ذکر ذیل میں کیا جارہا ہے :

1 –اس کے اندر کوئی ایسا تصرف جو اسے قربانی کرنے سے مانع ہو جائز نہیں ہے، مثلاً: اسے بیچنا، ہبہ کرنا اور گروی رکھنا وغیرہ۔

2 – اگر کوئی آدمی قربانی کے جانور کی تعین کر کے مر گیا تو اس کے ورثاء پر اس کی تنفیذ ضروری ہے ، اور اگر تعین سے پہلے مر گیا تو ان کو اس میں تصرّف کا اختیار ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



3- قربانی کے لئے جانور کی تعیین کے بعد اس کا استعمال جائز نہیں ہے، یعنی نہ اس جانور سے کھیتی کرائی جائے گی اور نہ ہی اسے سواری وغیرہ میں استعمال کیا جائے گا، ہاں اگر سواری کی شدید حاجت ہو اور سواری کرنے سے جانور کو کسی ضرر و نقصان کا خطرہ نہ ہو تو اس پر سواری کر سکتے ہیں۔

4 – اگر قربانی کے جانور کو کوئی ایسا عیب جو قربانی کے موانع میں سے ہے لاحق ہو جائے جیسے لنگڑا یا اندھا وغیرہ ہو جائے، تو اس کی دو حالتیں ہونگی:

اول: اگر یہ عیب اس کی تساہلی اور عدم توجّہ کے سبب لاحق ہوا ہے تو اس کا ضمان اس پر واجب ہے، اور اس کے بدلے اسی طرح کا یا اس سے اچھے جانور کی قربانی اسے کرنی ہوگی۔ اور صحیح قول کے مطابق جانور اس کی ملکیت ہو جائے گا، اور اسے اس میں تصرّف کا اختیار ہو گا۔

دوم: اگر اس کی خرابی میں اس کا کوئی دخل نہ ہو اور اس کی حفاظت اور دیکھ ریکھ میں اس نے کوئی کوتاہی نہ کیا ہو تو وہ اسی جانور کی قربانی کرے گا اور (ان شاء اللہ) اس کی قربانی ہو جائے گی کیونکہ یہ جانور اس کے پاس بطور امانت تھا جو بلا کسی کوتاہی اور تساہلی کے عیب دار ہو گیا۔ لیکن اگر جانور کی تعیین سے پہلے اس کے ذمہ قربانی واجب تھی، جیسے کہ اس نے قربانی کرنے کی نذر مانی ہو کہ میں اللہ تعالی کے لئے اس سال قربانی کروں گا اور اس نے جانور کی تعیین کر دی تھی تو وہ ان عیوب سے پاک جانور کی قربانی کرے گا۔

5 – اگر قربانی کا متعین جانور گم ہو جائے یا چوری ہو جائے تو اس کی بھی دو حالتیں ہیں:

اول: اگر جانور اس کی تساہلی اور عدم توجہ کے سبب غائب ہوا ہے تو اس کا ضمان اس پر واجب ہے، اور اس کے بدلے اسی طرح کا یا اس سے اچھے جانور کی قربانی اسے کرنی ہوگی۔ اور ملنے کے بعد جانور اس کی ملکیت ہو جائے گا اور اسے اس میں تصرف کا اختیار ہو گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دوم : اگراس کے غائب ہونے میں اس کی کوتاہی اور عدم اعتناء کا دخل نہ ہو تواس کے اوپر کوئی ضمان نہیں ہے اورا گرچوری یا گم شدہ جانور مل جائے تواس پراس کی قربانی واجب ہو گی،اگرچہ قربانی کاوقت نکل گیا ہو ۔

لیکن اگر جانور کی تعیین سے پہلے اس کے ذمہ قربانی واجب تھی، جیسے کہ اس نے قربانی کرنے کی نذر مانی ہو کہ میں اللہ تعالی کے لئے اس سال قربانی کروں گا تو وہ دوسرے مناسب جانور کی قربانی کرے گا، اور جانور ملنے کے بعد اسے اس میں تصرّف کا اختیار حاصل ہو گا، لیکن اگر وہ جانور جسے اس کے بدلے میں ذبح کیا ہے اس سے قیمت میں کمتر ہو توزائد قیمت کو صدقہ کردے گا۔

6 — اگر جانور مر جائے تواس کی تین حالتیں ہیں :

اول : جانورا گر کسی قدرتی حادثے کا شکار ہوا ہو تو آدمی کے اوپر کوئی ذمہ داری اوراس کا ضمان نہیں ہے۔ لیکن اگر جانور کی تعیین سے پہلے اس کے ذمہ قربانی واجب تھی، جیسے کہ اس نے قربانی کرنے کی نذر مانی ہو کہ میں اللہ تعالی کے لئے اس سال قربانی کروں گا تو وہ دوسرے مناسب جانور کی قربانی کرے گا۔

دوم : جانورا گراپنے مالک کی وجہ سے مرا ہے تواس کے بدلے ویسا ہی یااس سے بہتر جانور کی قربانی کرے گا ۔

سوم : اگر جانور کو کوئی دوسرے آدمی نے مارا ہے اوراس کا تاوان ملنا ممکن نہیں ہے جیسے ڈاکو لے جائیں تواس کا حکم پہلے والا ہو گا، یعنی اس کے اوپر قربانی نہیں ہے ،اورا گرتاوان ملنا ممکن ہے تو جس نے اس کو ضائع کیا ہے وہ ویسا ہی جانوراس کے مالک کو دے گا اور وہ قربانی کرے گا۔

7 — اگر جانور کو قربانی کے وقت سے پہلے ذبح کردیا گیا ہو تواس کی یہ قربانی نہیں ہو گی ، اوراسے دوسرے جانور کی قربانی کرنی ہو گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور اگر قربانی کا وقت ہونے کے بعد ذبح کیا ہو اور ذبح کرنے والا صاحبِ جانور یا اس کے وکیل کے سوا کوئی اور ہو تو اس کی تین حالتیں ہیں:

اول: ذبح کرنے والے کی نیت صاحب جانور کی طرف سے قربانی کرنے کی ہو تو صحیح قول کے مطابق اگر صاحب جانور راضی ہو گیا تو قربانی ہو جائے گی اور اگر راضی نہ ہوا تو ذبح کرنے والے کے اوپر تاوان ہو گا جو اسی طرح کا جانور اسے دے گا تاکہ وہ قربانی کر سکے، الّایہ کہ وہ اسے معاف کر کے اسی طرح کے کسی دوسرے جانور کی قربانی کر لے ۔

امام احمد، امام شافعی اور امام ابو حنیفہ رحمھم اللہ کے مشہور قول کے مطابق صاحب جانور کی عدم رضامندی کے باوجود قربانی ہو جائے گی۔

دوم: اگر ذبح کرنے والا یہ جانتے ہوئے کہ یہ دوسرے کی ملکیت ہے اسے اپنی طرف سے ذبح کر دیتا ہے تو دونوں کی طرف سے قربانی نہیں ہو گی اور ذبح کرنے والے کے اوپر تاوان ہو گا جو اسی طرح کا جانور اسے دے گا تاکہ وہ قربانی کر سکے، الاّ یہ کہ وہ اسے معاف کر کے اسی طرح کے کسی دوسرے جانور کی قربانی کر لے۔

اور ایک قول کے مطابق صاحب جانور کی جانب سے قربانی ہو جائے گی ، اور ذبح کرنے والے نے اگر گوشت کو تقسیم کر دیا ہے تو اسکے اوپر اس گوشت کا تاوان واجب ہو گا۔

اور اگر ذبح کرنے والے کو یہ پتا نہ ہو کہ یہ دوسرے کا جانور ہے تو صاحبِ جانور کی طرف سے قربانی ہو جائے گی اور ذبح کرنے والے نے اگر گوشت کو تقسیم کر دیا ہے تو اس کے اوپر اس گوشت کا تاوان واجب ہو گا، الاّ یہ کہ صاحب جانور اس کی تقسیم سے راضی ہو جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سوم :اگر کسی کی طرف سے نیّت نہیں کی ہے تو عدمِ نیّت کی وجہ سے کسی کی طرف سے قربانی نہیں ہوگی۔ اور ایک قول کے مطابق صاحب جانور کی جانب سے قربانی ہو جائے گی اور ذبح کرنے والے نے اگر گوشت کو تقسیم کر دیا ہے تو اس کے اوپر اس گوشت کا تاوان واجب ہوگا، اِلّا یہ کہ صاحب جانور اس کی تقسیم سے راضی ہو جائے ۔

8 –اگر قربانی کے لیے متعین جانور نے کوئی بچہ دیدیا تو تمام امور میں بچہ اپنی ماں کے حکم میں ہوگا۔ اور اگر تعیین سے قبل پیدا ہوا ہے تو اس کا مستقل حکم ہوگا اور وہ اپنی ماں کے تابع نہیں ہوگا (ملخصا من: احکام الاضحیۃ والذکاۃ للعلامہ الشیخ محمد بن صالح بن العثیمین رحمہ اللہ)۔

قربانی کے جانور میں شرکت

کسی بھی جانور کی قربانی ایک گھر کی طرف سے کافی ہے جیسا کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ قربانی کرتے اور فرماتے :" ألّلهم تقبّل من محمد وآل محمد وأمة محمد""" اے اللہ محمد کی طرف سے اور محمد کی آل واولاد کی طرف سے اور محمد کی اُمت کی طرف سے (میری یہ قربانی) قبول فرما "

امام مالک نے موطأ میں اور امام ترمذی نے سنن میں صحیح سند کے ساتھ أبو أیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: کان الرجل علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم یضحی بالشاة عنه وعن أهل بیته فیأكلون ویطعمون "(موطأ: الضحایا/5(310) الترمذی: الأضاحی/10(1505) وابن ماجة: الأضاحی/10(3147) شیخ البانی نے صحیح سنن الترمذی (رقم 1216) کے اندر اس کی تصحیح کی ہے ۔) "آدمی اللہ کے رسول ﷺ کے زمانے میں اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرتا تھا، پھر (گھر والے) خود کھاتے اور (دوسروں کو) کھلاتے "

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور یہی زیادہ صحیح اور مناسب ہے کہ ریاکاری اور اسراف سے بچتے ہوئے تھوڑے ہی جانور میں گھر کے تمام افراد کو شامل کرلیا جائے، لیکن اگراللہ تعالی نے کسی کو بے بہادولت سے نوازرکھا ہے، تو وہ خلوص وللہیت کے ساتھ اپنی وسعت کے مطابق قربانی کرسکتا ہے کیونکہ خیر کی نیت کے ساتھ کوئی بھی نیک عمل چاہے وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو اللہ کے یہاں مقبول ہے، اور ریاکاری ودنیاوی فائدے کے حصول کے لئے کیا گیا عمل اللہ کے نزدیک غیر مقبول اور عامل کے لئے وبال جان ہے ، اگرچہ اس کے ساتھ اعمال وعبادات کا بھنڈار ہی کیوں نہ ہو۔

افسوس کا مقام ہے کہ برّصغیر ہندوپاک میں قربانی عبادت کی غرض سے کم اور ریاکاری ونمائش اور تعلّی کی غرض سے زیادہ کی جاتی ہے، جس کا مظاہرہ

قربانی کے موقعوں سے مارکٹ میں جانوروں کی خریداری کے وقت دیکھا جاسکتا ہے(نعوذ باللہ من الریاء والسمعۃ ومن العمل مایسخطہ)

جانوروں میں اونٹ میں دس حصّے اور گائے میں سات حصّے ہیں ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :"کنامع رسول اللہ فی سفرفحضر النحر فاشترکنا فی البعیر عن عشرۃ والبقرۃ عن سبعۃ " (النسائی : الضحایا/15 رقم(4393) ترمذی : حج/66 رقم(905) وأضاحی/8 (1501) ابن ماجۃ : أضاحی/5 رقم( 3131) وأحمد (1/ 275) شیخ البانی نے اس کی تصحیح کی ہے، دیکھئے : صحیح سنن الترمذی رقم(720))" ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ قربانی کا دن آپہنچا توہم لوگوں نے اونٹ میں دس اور گائے میں سات آدمیوں کی طرف سے قربانی میں شرکت کی" مذکورہ روایت سے سفر میں قربانی کے جواز کا پتہ بھی چلتا ہے۔

***************

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# قربانی کاوقت

قربانی کی صحت کے لیے سب سے اہم شرط یہ ہے کہ اسے عید کی نماز کے بعد کیا جائے، اگر کسی نے نماز سے پہلے قربانی کردی تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی بلکہ اسے نماز کے بعد دوبارہ قربانی کرنی ہوگی،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "من ضحى قبل الصلاة فإنما ذبح لنفسه ومن ذبح بعد الصلاة فقد تمَّ نُسكه وأصاب سنة المسلمين "(مسلم : الأضاحی/1 رقم (4/ 1961 )) " جس نے نماز سے پہلے قربانی کی اس نے اپنے لئے ذبح کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کی قربانی پوری ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقہ کے مطابق کیا" اور ایک روایت میں ہے: "من ذبح قبل الصلاة فليذبح شاةً مكانها" (بخاری : الأضاحی/ 12 (5562) مسلم ،الأضاحی/1 رقم (1961/2))" جس نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر دیا اسے اس کی جگہ دوسری بکری قربانی کرنی چاہئے "

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول ﷺ نے قربانی کے دن خطبہ دیا اور فرمایا: "ولا يذبحن أحد حتى يصلي "(مسلم : الأضاحی/1 ( 5/ 1961)) " کوئی شخص قربانی نہ کرے یہاں تک کہ نماز پڑھ لے" ۔

رات میں قربانی کرنے کا حکم

ایام تشریق کی راتوں میں قربانی کرنے کے سلسلے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے :
جمہور علماء کے نزدیک رات میں قربانی مکروہ ہے ، مالکیہ کے نزدیک رات میں قربانی کرنا کافی نہیں ہے اور بعض حنابلہ کے نزدیک جائز ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے : بدائع الصنائع (57/5) الشرح الصغير (308/1) روضة الطالبين (200/3) الفروع (546/3) اور الشرح الممتع على زاد المستقنع لابن عثيمين (502/7 - 503))۔

راجح قول کے مطابق ان راتوں میں قربانی کرنا جائز ہے ،دائمی کمیٹی برائے فتوی سعودی عرب نے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



" عیدالاضحی اور تشریق کے دنوں میں عصر کے بعد قربانی کرنا بلا کسی اختلاف کے جائز ہے، اسی طرح راجح قول کے مطابق ایّام تشریق کی راتوں میں بھی قربانی کرنا جائز ہے "(فتوی نمبر(9525) السوال الثالث۔)

قربانی کے ایّام

قربانی کے ایام یوم النحر (10 ذی الحجہ) کے علاوہ ایام تشریق پر محیط ہیں یعنی کل چار دن (10 سے 13 ذی الحجہ) تک قربانی کر سکتے ہیں۔

ذبح کے شرائط

1 ۔ذبح کرنے والا عاقل ممیّز ہو، لہذا پاگل، نشے کی حالت میں اور ایسا بچہ جو حالت تمیز کو نہ پہونچا ہو کا ذبح کیا ہوا جائز نہیں ہے۔

2 ۔ ذبح کرنے والا مسلمان (مرد، عورت، عادل، فاسق، طاہر، غیر طاہر سب کو شامل ہے) یا کتابی (یہود ونصاری میں سے) ہو۔

3 ۔ذبح کی نیّت ہو۔

4 ۔ذبح غیر اللہ کے لیے نہ ہو، کیونکہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا جانور قطعًا حرام ہے۔

5 ۔ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، جیسے: باسم النبی یا باسم جبریل وغیرہ۔

6 ۔ذبح اللہ کے نام سے کیا گیا ہو یعنی بسم اللہ کہہ کر کیا گیا ہو۔

7 ۔کسی دھاردار آلہ سے ذبح کیا گیا ہو (ہڈی، ناخن اور دانت سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ماأنهر الدم وذكر اسم الله فكل ليس الظفر والسن، أما الظفر فمدى الحبشة وأما السن فعظم"(بخاری : ذبائح/18(5503) مسلم : أضاحی/4(1968)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



))" جو دھار دار آلہ خون بہادے اور اسے بسم اللہ کر کے ذبح کیا گیا ہو تو اسے کھاؤ، ہاں اگر ناخن اور دانت سے ذبح کیا گیا ہے تو مت کھاؤ کیونکہ ناخن حبشیوں کی چھری ہے اور دانت ہڈی ہے"

8 –ذبح کرنے پر اس کا خون بہا ہو۔

9 –ذبح کرنے والے کو ذبح کرنے کا شرعی اختیار حاصل ہو، جن جانورں میں انسان کو شرعی اختیار حاصل نہیں وہ دو طرح کے ہیں :

<u>پہلا</u> :جو جانور اللہ کا حق ہو، جیسے: حرم کا شکار یا حالت احرام میں شکار کیا گیا

<u>دوسرا</u> :جو مخلوق کا حق ہو، جیسے: غصب کیا ہوا یا چوری کیا ہوا وغیرہ۔

ذبح کے آداب

1 – ذبح سے پہلے چھری کو اچھی طرح سے تیز کر لینا چاہئے تاکہ جانور کو ذبح کرنے میں کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے اور جانور کو بھی آرام ملے، شداد ابن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : "إن الله كتب الإحسان على كل شئى،فإذاقتلتم فأحسنوا القتلة, وإذاذبحتم فأحسنوا الذبحة,وليحدأحدكم شفرته وليرح ذبيحته"(مسلم : الصيد والذبائح/11 (1955/5))

" اللہ تعالی نے ہر چیز پر احسان کو واجب کر رکھا ہے، لہذا جب تم کسی کو قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو تم کو اپنی چاقو تیز کر لینی چاہئے اور ذبیحہ کو آرام پہونچانا چاہئے "

2– جس چاقو سے جانور کو ذبح کرنا ہو اسے اس کے سامنے تیز نہ کیا جائے، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی ایک بکری کو پچھاڑنے کے بعد اپنی چھری تیز کرنے لگا، تو نبی ﷺ نے فرمایا :"أتريد أن تميتها موتات؟ هلا أحددت شفرتك قبل أن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تضجعها ؟"(المصنف (393/4 ) المستدرك ( 257/4) سنن البیھقی ( 280/9) شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیاھے، دیکھئے : السلسلة الصحيحة(32/1))"تم اس کو کئی موتیں دینا چاہتے ہو، اپنی چھری کو اسے لٹانے سے پہلے کیوں نہیں تیز کر لیا ؟"

3 – جانور کو ذبح کرنے کی جگہ پر آرام سے لے جایا جائے۔

4 – جانور کو بائیں پہلو پر قبلہ رخ کر کے لٹانا چاہئے ۔

5 – اونٹ کے بائیں ٹخنے کو باندھ کر اسے تین پیروں پر کھڑا کر کے نحر کرنا سنت ہے۔

6 - اپنا دایاں پاؤں جانور کے دائیں مونڈھے پر رکھ کر بائیں ہاتھ سے اس کا منہ پکڑ لے اور پھر دائیں ہاتھ سے ذبح کرے ۔

7 – اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔

کیا عورت قربانی کا جانور ذبح کر سکتی ہے ؟

عورت قربانی کا جانور ذبح کر سکتی ہے ، کیونکہ مسلمان یا کتابیہ عورت کا ذبیحہ حلال ہے اس کی دلیل کعب بن مالک t کی روایت ہے کہ ان کی ایک لونڈی نے دھار دار پتھر سے ایک بکری ذبح کیا، اللہ کے رسول ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے اسے کھانے کا حکم دیا(دیکھئے: بخاری : ذبائح/18(5502،5504،5505)اور موطأ: ذبائح/2رقم(4))۔

مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"لابأس بذبيحةالصبى والمرأة من المسلمين وأهل الكتاب" (السنن الكبرى للبيهقي (475/9))"مسلمان اور اہل کتاب میں سے بچہ اور عورت کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



امام نووی فرماتے ہیں: "کعب بن مالک کی حدیث کی بنیاد پر بلا اختلاف عورت کا ذبیحہ جائز ہے" (المجموع شرح المهذب (87/9))

نیز فرماتے ہیں :" ابن المنذر نے عورت اور صاحب تمیز بچہ کے ذبیحہ کی حلت پر اجماع نقل کیا ہے " (المجموع شرح المهذب (89/9))

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"عورت اور مرد کا ذبیحہ جائز ہے، عورت حالت حیض میں بھی ذبح کر سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

علامہ ابن باز رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں : " مرد کی طرح عورت بھی قربانی کا جانور ذبح کر سکتی ہے، رسول اللہ ﷺ سے یہ صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے۔ عورت اگر مسلمان یا کتابیہ ہے اور اس نے شرعی طریقہ پر جانور ذبح کیا ہے تو اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ مرد کی موجودگی میں بھی عورت ذبح کر سکتی ہے، اس کے لئے مرد کا ہونا شرط نہیں ہے"

علامہ عبداللہ بن عبدالرحمن الجبرین ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں : "اگر عورت عاقلہ، مکلفہ ہو اور اس نے بسم اللہ پڑھ کر ناخن، دانت اور ہڈی کے علاوہ کسی تیز دھاردار آلہ سے ذبح کیا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے"۔

# ذبح کی دعاء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(1) "إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، بِاسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُمَّ هَذَا مِنْكَ وَلَكَ أَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي (وَمِنْ أَهْلِ بَيْتِي) "

اگر قربانی دوسرے کی طرف سے کر رہا ہے تو" منی "کی جگہ جس کی طرف سے قربانی کی جا رہی ہے اس کا نام لے۔

(2) "بِاسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُمَّ هذا مِنْكَ وَلَكَ اَللّٰهُ ھھذَا عَنِّي وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِي "

قربانی کا گوشت

قربانی کے گوشت سے متعلق اللہ تعالی کا ارشاد ہے : {فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيرَ} ( الحج 28)(اس میں سے کھاؤ اور بھوکے فقیر کو بھی کھلاؤ) دوسری جگہ ارشاد فرمایا : {فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ } (الحج 36) (اسے خود بھی کھاؤ اور مسکین سوال سے رکنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :" کلوا وادخروا وتصدقوا "(مسلم : الأضاحی/5 (رقم 1973/33))" کھاؤ، ذخیرہ کرو اور صدقہ کرو"

اور ایک روایت میں ہے :" کلوا وأطعموا وادخروا " (بخاری : الأضاحی/16( 5569 )) " کھاؤ، کھلاؤ اور ذخیرہ کرو"

علمائے کرام نے ان نصوص کی بنیاد پر قربانی کے گوست کے تین حصّے کرنے کے استحباب پر استدلال کیا ہے لکن ظاہر ہے کہ ان نصوص میں یہ تعیین نہیں ہے کہ تین ہی حصوں میں برابر برابر تقسیم کرنا ضروری ہے بلکہ اس معاملے میں وسعت ہے، خود کھانا ہے، دوست واحباب کو کھلانا ہے، فقراء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ومساکین کو کھلانا ہے اور بچ جائے تو اسے ذخیرہ بھی کیا جاسکتا ہے اس لئے اس اطلاق کو اپنی جگہ پر برقرار رکھنا چاہئے کسی تقسیم کا پابند نہیں بنانا چاہئے۔

## قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینے کا حکم

ابن قدامہ فرماتے ہیں : " قربانی کے گوشت میں کسی کافر کو کھلانا جائز ہے، حسن ابو ثور اور اصحاب الرأي کا یہی قول ہے ، امام مالک اور لیث نے اسے مکروہ جانا ہے، لیکن ہمارے نزدیک چونکہ وہ ایک کھانا ہے اس لئے ذمی کو تمام کھانوں کی طرح کھلانا جائز ہے، نیز اس لئے بھی کہ یہ نفلی صدقہ ہے اس لئے تمام نفلی صدقوں کی طرح ہے، جبکہ صدقہ واجبہ (یعنی زکاۃ) کو کافر کو دینا جائز نہیں ہے" (الشرح الکبیر (231/5)).

دائمی کمیٹی برائے فتوی سے پوچھا گیا کہ : قربانی کے گوشت میں سے غیر مسلم کا کھانا جائز ہے ؟ تو کمیٹی کا جواب تھا : "کافر، معاہد اور قیدی کو محتاجی، قرابت ، پڑوسی ہونے کی وجہ سے یا تالیف قلب (دل دہی) کے لئے قربانی کے گوشت میں سے کھلانا اور دینا جائز ہے، کیونکہ اللہ کے لئے قربانی کرکے اور اس کی عبادت بجالا کر نسک پورا ہو چکا ہے ، اور اس کے گوشت میں سے افضل یہ ہے کہ ایک تہائی کھائے ، ایک تہائی رشتہ داروں ، پڑوسیوں اور دوستوں کو ہدیہ کرے اور ایک تہائی غریبوں کو صدقہ کرے اور اگران میں کمی یا زیادتی کرتا ہے یا بعض پر اکتفاء کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس معاملے میں وسعت ہے، لیکن اس میں سے حربی (وہ کافر جس سے حالت جنگ میں ہو) کو نہ دے، کیونکہ اسے ذلیل وکمزور کرنا ضروری ہے، اس سے مؤاسات ودوستی اور مال دے کر اس کو مضبوط وطاقتور بنانا جائز نہیں ہے۔ ---" (دیکھئے : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (425-424/11) ملخصا۔)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# قربانی کاچمڑا

قربانی کے چمڑے کو بیچنا جائز نہیں ہے بلکہ اسے اپنے استعمال میں لاناچاہیئے یا صدقہ کردیناچاہیئے (مسنداحمد ( 4/ 15 )) ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا :" من باع جلد أضحيته فلا أضحية له"(رواه الحاكم (390/2) والبيهقي (496/9) والمنذری فی الترغیب والترهیب (1629) شیخ البانی نے اس روایت کوحسن قراردیاھے ،دیکھئے :صحیح الجامع (6118))

" جس نے اپنی قربانی کاچمڑابیچ دیااس کی قربانی نہیں ہوگی "

البتہ اگراسے خودبیچ کراس کی قیمت فقراء ومساکین پر تقسیم کردے توعلماء نے اس کی رخصت دی ہے ۔

قصائی کی اجرت

قصائی کی اجرت قربانی کے گوشت یا اس کے کسی حصّے سے دیناجائز نہیں ہے، جیساکہ علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ایک اونٹ کی قربانی کرکے اس کے گوشت وغیرہ کوصدقہ کرنے کاحکم دیااوریہ بھی حکم دیاکہ اس میں سے قصائی کوبطوراجرت کچھ نہ دیاجائے(بخاری : ج/120، 121 (1716- 1717) مسلم : ج/ 61 (1317)) علی فرماتے ہیں کہ " ہم لوگ قصائی کواپنی جیب سے دیاکرتے تھے"

حافظ ابن حجر بعض اہل علم سے نقل کرتے ہیں کہ :"إعطاء الجزار على سبيل الأجرة ممنوع لكونه معاوضة"(فتح الباری ( 650/3)) "قصائی کومعاوضہ ہونے کے سبب قربانی کے گوشت میں سے بطوراجرت دیناممنوع ہے"امام نووی نے بھی یہی بات کہی ہے (دیکھئے : شرح مسلم للنووی (

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



65/9)) ابن قدامہ فرماتے ہیں : " اگر قصائی کو قربانی کے گوشت میں سے بطور صدقہ یا ہبہ دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ ایسی صورت میں وہ دوسروں کی طرح ایک عام آدمی ہے، اس لئے کہ اس جانور سے اس کا تعلق رہا ہے اور اس کی طبیعت اس کی خواہش کرتی ہے "

(الشرح الکبیر (209/5)) ۔

میت کی طرف سے قربانی کا حکم

میّت کی طرف سے قربانی کے جواز کے سلسلے میں جو دلیلیں پیش کی جاتی ہیں وہ تین طرح کی ہیں :

اول : وہ حدیث جو میّت کی طرف سے قربانی کے جواز میں صریح ہے۔

دوم : وہ روایتیں جو میّت کی طرف سے قربانی کے جواز میں صریح نہیں ہیں۔

سوم : عام صدقات اور حج وغیرہ پر قیاس ۔

ذیل کی سطور میں ہم تینوں طرح کی دلیلوں کا جائزہ لیتے ہیں تاکہ حق واضح ہو جائے اور ہمارا عمل کتاب وسنّت کے مطابق انجام پائے۔

واللہ ھوالموفق للحق والصواب ۔

اوّل : پہلی قسم کی دلیل حنش کی روایت ہے، جسے ابوداؤد ، ترمذی اوراحمد وغیرہ نے روایت کیاہے(أبوداؤد : الضحایا/2 ( 2790) الترمذی : الأضاحی/ 3(1495) و أحمد ( 1/ 150))، وہ کہتے ہیں کہ : علی رضی اللہ عنہ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے: ایک رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اور دوسری اپنی طرف سے، جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا :" أمرني به - یعني النبی صلی اللہ علیه وسلم - فلاأدعه أبدا " " مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے اس لئے میں اسے کبھی نہیں چھوڑتا ہوں"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اورابوداؤد کی روایت میں ہے:"إن رسول الله صلی الله علیه وسلم أوصانی أن أضحی عنه فأنا أضحی عنه" "نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس کی وصیت فرمائی ہے کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کروں اس لئے میں آپ کی طرف سے قربانی کرتاہوں "

مندرجہ بالاروایت حددرجہ ضعیف ہونے کی وجہ سے ناقابل اعتبار ہے کیوں کہ اس کی سند میں تین راوی معلول ہیں :

1- شریک بن عبداللہ نخعی : ان کو علمائے حدیث نے سوء حفظ کی بنیاد پر ضعیف قرار دیاہے۔( دیکھئے : تهذیب التهذیب رقم ( 577 ))۔

2 – شریک کے استاد ابوالحسنا : یہ مجہول ہونے کی بناپر متروک ہیں(دیکھئے : التقریب رقم ( 8053 ))۔

3 – حنش بن عبداللہ ابوالمعتمرالکنانی : ان کے متعلق ابن حبان لکھتے ہیں : کان کثیر الوهم فی الأخباریتفردعن علی بأشیاءلایشبه حدیث الثقات حتی صارمن لایحتج به"(المجروحین (1/ 269)) "یہ احادیث میں بہت زیادہ وہم کے شکار تھے، علی رضی اللہ عنہ سے بہت ساری روایتوں میں منفرد ہیں، جو ثقات کی روایتوں کے مشابہ نہیں، یہاں تک یہ ان لوگوں میں سے ہوگئے جو ناقابل احتجاج ہیں "

منذری لکھتے ہیں:"ان کے سلسلے میں کئی ایک لوگوں نے کلام کیاہے"

( دیکھئے : تحفة الاحوذی ( 5 /79 )) دوم : وہ روایتیں جواس معنی میں صریح نہیں ہیں، جیسے رسول اللہ ﷺ کاقربانی کے وقت یہ دعاء کرنا:" اللهم تقبّل من محمدوآل محمدوأمة

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



محمد" (مسلم : الأضاحی/3 ( 1967 )) " اے اللہ محمد کی طرف سے اور محمد کی آل واولاد کی طرف سے اور محمد کی اُمت کی طرف سے اس قربانی کو قبول فرما " .

مذکورہ روایت کے لفظ " أمة " کی عمومیت سے استدلال کیا جاتا ہے کہ اس کے اندر زندہ اور مردہ ہر قسم کے لوگ شامل ہیں ۔

مذکورہ روایت کے لفظ " أمة " کی عمومیت میں گرچہ فوت شدہ مسلمان بھی شامل ہیں اس کے باوجود اس سے میت کی طرف سے قربانی کے جواز پر استدلال کئی وجوہات سے درست نہیں ہے، کیونکہ اس سے زیرِ نظر مسئلہ کی پوری وضاحت نہیں ہو پارہی ہے، اس لئے کہ لفظ " أمة " کی عمومیت میں آئندہ نسل بھی شامل ہے، اور یہ معلوم ہے کہ کسی پُراُمید فرد کی جانب سے قربانی یا کسی بھی قسم کا کارِ خیر جائز نہیں ہے، نیز کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ پوری امت کی طرف سے قربانی کرے، لہذا اس بنیاد پر یہ عمل نبی اکرم ﷺ کی خصائص میں سے ہوگا، جیساکہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی فتح الباری کے حوالہ سے بعض اہلِ علم سے نقل کیا ہے ( دیکھئے : ارواء الغلیل ( 4/ 354 ))۔ نیز صحابہ کرام رضي اللہ عنھم کی معتدبہ تعداد آپ ﷺ کے بعد زندہ رہی اور بعض نے لمبی عمریں پائیں، اس کے باوجود کسی بھی صحابی سے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اور نہ ہی کسی دوسرے فوت شدہ شخص کی طرف سے قربانی کرنا ثابت ہے، اگر یہ کارِ خیر ہوتا یا جواز کی کوئی صورت ہوتی تو صحابہ کرام رضي اللہ عنھم اس کے کرنے میں ایک دوسرے سے ضرور سبقت کرتے اور اگر کسی نے کیا ہوتا تو ہم تک ضرور پہنچتا ؟؟؟؟؟

اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ کے رشتہ داروں میں سب سے پیارے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ سب سے پیاری بیوی خدیجہ رضي اللہ عنھا اور آپ کی اپنی اولادیں آپ کی زندگی میں فوت ہو چکی تھیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اگر مردوں کی طرف سے قربانی نیک عمل ہوتا تو آپ ﷺ ان کی طرف سے ضرور کرتے، یا تقریراً کسی کو اجازت دینا ثابت ہوتا۔

شیخ ابن العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں : "قربانی کے سلسلے میں اصل یہ ہے کہ یہ زندوں کے حق میں مشروع ہے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے اصحاب اپنی طرف سے اور اپنے اہل کی طرف سے کیا کرتے تھے، اور بعض لوگ جو مردوں کی طرف سے مستقل قربانی کرتے ہیں تو اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

اور مردے کی طرف سے قربانی کی تین قسمیں ہیں :

پہلی : زندہ لوگوں کی طرف سے قربانی میں مردوں کو شامل کر لیا جائے، جیسے قربانی کرتے وقت آدمی اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی کرے اور اس میں زندہ اور مردہ سب کی نیت کر لے۔ جس کی دلیل نبی کریم ﷺ کی اپنی اور اپنے اہل کی طرف سے قربانی کرنی ہے اور اہل میں جو پہلے وفات پا چکے تھے وہ بھی شامل ہیں۔

دوسری : مرنے والے کی اگر وصیت تھی کہ اس کی طرف سے قربانی کرنی ہے تو اس کی وصیّت پوری کی جائے گی اور اس کی دلیل اللہ تعالی کا مندرجہ ذیل فرمان ہے: { فَمَن بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ } (البقرۃ 181)(پس اگر کوئی شخص وصیت سن لینے کے بعد اسے بدل دے گا تو اس کا گناہ اس کے بدلنے والوں کو ہو گا، بے شک اللہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے)

تیسری : اگر میت کی طرف سے مستقلاً کی جائے تو فقہاء حنابلہ کے نزدیک صدقہ پر قیاس کرتے ہوئے اس کا ثواب میّت کو پہنچے گا، لیکن میں نہیں سمجھتا کہ خاص میت کی طرف سے قربانی کرنا سنت ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اپنی کسی بھی بیوی کی طرف سے خصوصی طور سے قربانی نہیں کی ہے اور نہ ہی اپنے رشتہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



داروں میں سب سے پیارے چچا حمزہ کی طرف سے اور نہ ہی اپنی اولادوں کی طرف سے جو آپ کی زندگی میں وفات پا گئیں تھیں، جن میں تین شادی شدہ بیٹیاں اور تین چھوٹے چھوٹے بچے تھے اور نہ اپنی سب سے پیاری بیوی خدیجہ رضی اللہ عنھا کی طرف سے، اور نہ ہی آپ کے عہد میں کسی صحابی ہی سے اپنے کسی وفات شدہ رشتہ دار کی طرف سے قربانی کرنا ثابت ہے" (دیکھئے : احکام الاضحیة والذکاة نیز دیکھئے : الشرح الممتع علی زادالمستقنع ( 7/455 - 456) رسالة الاضحیة (51) اور الجامع لاحکام الاضحیہ (ص 48) ۔

سوم : عام صدقات اور حج پر قیاس: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"وتجوز الأضحیة عن المیت کما یجوز الحج والصدقة عنه"(مجموع فتاوی (26/306)) .

یہاں پر یہ وضاحت ضروری ہے کہ جس طرح کوئی بھی عبادت جب تک کتاب وسنت سے معمول بہا نہ ہو اس کا کرنا جائز نہیں ہے ، ٹھیک اسی طرح سنت سے ثبوت کے بغیر نیابتا اس کا کرنا جائز نہیں ہے ، شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : "وبالأحری أن لایجوزله القیاس علیها غیرها من العبادات کالصلاة والصیام والقراءة ونحوها من الطاعات لعدم ورود ذلك عنه ﷺ فلا یصلی عن أحد ولا یصوم عن أحد ولا یقرأ عن أحد وأصل ذلك کله قول تعالی: {وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ}( النجم 39)نعم هناك أموراستثنیت من هذاالأصل بنصوص وردت.........."(إرواءالغلیل (4/ 354)) " زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ قربانی پر دیگر عبادات کا قیاس جائز نہیں ہے جیسے نماز، روزہ اور تلاوت وغیرہ جیسی عبادتیں کیونکہ اس سلسلے میں سنت سے کوئی چیز ثابت نہیں ہے ، اس لئے کسی کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے، روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ ہی تلاوت کر سکتا ہے اور اس سلسلے میں دلیل اللہ تعالی کا فرمان {وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ }(

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



النجم 39 ) (انسان کی اپنی محنت ہی کار گر ہو گی ) ہے ، البتہ نصوص کی بنیاد پر کچھ چیزیں اس سے مستثنی ہیں۔۔۔۔۔"۔

کچھ لوگ حج پر قیاس کرتے ہوئے میت کی طرف سے قربانی کو جائز قرار دیتے ہیں کیونکہ میت کی طرف سے حج کا ثبوت ہے اور حج کے اندر هَدي بھی ہے !

لیکن یہ قیاس کئی وجہ ہوں کی بنا پر درست نہیں ہے ، کیونکہ حج ایک مستقل عبادت ہے جس کے مستقل اور متعین ارکان و فرائض ہیں جن میں احرام ، تلبیہ ، طواف ، منی ، مزدلفہ اور عرفات کے احکام و عبادات ، رمی جمار ، سعی ، حلق یا قصر اور ھدي وغیرہ ہیں ، اور ان میں سے کوئی بھی رکن سنت سے ثبوت کے بغیر کسی اور کے لئے کرنا جائز نہیں ہے ، جیسا کہ امام البانی کے قول میں گزرا۔

لہذا جن عبادتوں کا کرنا نصوص سے ثابت ہے ان کا کرنا جائز ہے ، لیکن جن کا کرنا ثابت نہیں اسے کرنا اور رواج دینا قطعا درست نہیں ہے ، کیونکہ اس سے دین میں بدعات کی راہ کھلنے کا خطرہ پایا جاتا ہے ، اور ایسا بہت ساری عبادتوں کے اندر ہم آئے دن ملاحظہ کرتے رہتے ہیں اور اس وجہ سے بہت سارے مسائل بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

اب قربانی کو ہی لے لیجئے ، جن لوگوں نے مردے کی طرف سے قربانی کے جواز کا فتوی دیا ہے ان کے درمیان یہ اختلاف پایا جاتا ہے کہ میت کی طرف سے کی گئی قربانی کے جانور کا گوشت کا کیا حکم ہے ؟ اسے استعمال کیا جا سکتا ہے ، یا تمام کے تمام کو صدقہ کر دینا چاہیئے ؟ کسی نبی خاص طور سے نبی کریم ﷺ کی جانب سے قربانی کی جا سکتی ہے یا نہیں ؟ اگر کر لی گئی تو اس کے گوشت اور چمڑے کا کیا حکم ہو گا ؟

یہ اور اس طرح کے بے شمار مسائل پیدا ہوتے ہیں جنکی کتاب و سنت اور آثار صحابہ میں کوئی دلیل نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چنانچہ قربانی بھی انہیں عبادتوں میں سے ہے جن کا فوت شدہ آدمی کی طرف سے کرنا ثابت نہیں ہے ، اور نہ ہی یہ سنت ہے، البتہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کی اتباع کرتے ہوئے آدمی قربانی کرتے وقت یہ کہے : " أللھم تقبل منی ومن أھل بیتی " "اے اللہ میری اور میرے گھر والوں کی طرف سے قبول فرما" تو یہ عین سنت ہے اور اس میں زندہ اور مردہ سب شامل ہیں ۔ واللہ أعلم بالصواب ۔

********

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# قربانی کی بدعات ورسوم

قربانی کے تعلق سے عوام الناس میں بہت ساری غلط رسمیں اور بدعات رائج ہیں، جو ہماری عبادتوں کو ناقابل قبول اور مردود بنادیتی ہیں، اور نہ صرف یہ کہ یہ عبادتیں غلط ہو جاتی ہیں بلکہ الٹا سبب گناہ بن جاتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "من عمل عملا لیس علیه أمرنا فهورد" (بخاری: البیوع /60(448/4) والاعتصام /20 (387/13) تعلیقا, ومسلم: الأقضیة/8 (18/1718)) "جو کوئی ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز نکالے جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے" اور فرمایا: "من أحدث فی أمرناهذا مالیس منه فهورد"(بخاری: الصلح/6(370/5) رقم (2697) ومسلم: الاقضیة/8(17/1718))"جو کوئی ایسا عمل کرے جو ہمارے دین سے بیگانہ عمل ہو تو وہ قبول نہ ہوگا"اور فرمایا: "إیاکم ومحدثات الأمور فإن کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار "(أبوداؤد: السنة/6 رقم (4607) والترمذی: العلم/16 (2678)وابن ماجة: المقدمة/6(42) شیخ البانی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھئے: صحیح سنن الترمذی (2157)) " (دین میں) نئی چیز ایجاد کرنے سے بچو کیوں کہ (دین میں) ہر ایجاد کی گئی نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے"

ذیل میں ہم قربانی کے تعلق سے رائج چند بدعات کا تذکرہ کرتے ہیں تاکہ ہم ان سے واقف ہو کر اور ان سے بچ کر اپنے ایمان و عمل کو درست کرلیں اللہ تعالی ہمیں خالص سنت کے مطابق عمل کی توفیق عطا فرمائے - آمین:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



1 – جانوروں کی نمائش : آج کل جانوروں کی نمائش، ایک دوسرے سے مقابلہ، جانوروں کو مہندی لگانا اور انہیں سجانا سنوارنا مسلم معاشرہ میں ایک عام بات ہو چکی ہے جو کہ اخلاص وللہیت اور مقصد قربانی کے یکسر منافی ہے، موٹے، تروتازہ اور تندرست جانور کا انتخاب ایک مستحب عمل ہے لیکن ان کی نمائش وتزئین کتاب وسنت اور آثار صحابہ سے ثابت نہیں، بلکہ دیکھا جائے تو یہ چیز خاص طور سے برصغیر میں ہندو رسم و رواج سے متاثر عمل ہے جو کہ وہ جانوروں کی بلی کے وقت کرتے ہیں (نعوذ باللہ من ذلك)۔

2 – ذبح کے وقت جانور کے پیٹھ کو چھونا۔

3 – ذبح سے پہلے جانور کو وضوء کرانا۔

4 – ذبح سے پہلے جانور کو غسل دینا۔

5 – ذبح سے پہلے جانور کو کچھ کھلانا۔

6 - نبی أکرم ﷺ کی طرف سے قربانی کرنا جس کا کتاب وسنت سے کوئی ثبوت نہیں ہے، اگر اس کا کوئی ثبوت ہوتا تو درود وسلام کے فضائل کی طرح اس کا بھی بیان نصوصِ قرآن وسنت میں ضرور ہوتا۔

7 – قربانی سے پہلے جانور کو کسی قبر یا مزار کا طواف کرانا، یہ سب سے بدترین بدعتوں میں سے ایک ہے۔

8 – قربانی کی جگہ کی خوب تزئین اور اسے قابل تبرّک سمجھنا۔

9- بعض لوگ میت کے پہلے سال میں جس میں وہ مرا ہے اس کی طرف سے قربانی اس اعتقاد کے ساتھ کرتے ہیں کہ اس کے ثواب میں کسی کی شرکت جائز نہیں ہے، ایسی قربانی کو یہ لوگ (أضحیۃ الحفرۃ) کا نام دیتے ہیں۔

10 – عید کی رات میں اس کے سر سے لیکر دم تک چھونا۔

11 – اس کا خون گھر کے دروازے اور سواریوں پر لگانا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



12 –اس کاخون چھوٹے بچوں کی پیشانی پر لگانا۔

13 – قربانی کرتے وقت درود پڑھنا، کیوں کہ اس کا ثبوت نہیں ہے اور تعبد للہ کے اندر بغیر ثبوت کے عمل بدعت ہے۔

14 – کسی قبر یامزار کے پاس ذبح کرنا، یہ شرک اکبر کے درجہ میں آتا ہے اگر ایسا کوئی ذبیحہ ہے تو اس کا کھانا قطعاً حرام ہے،اسی طرح قبر یامزار پر رکھی ہوئی کسی بھی چیز کا استعمال حرام ہے ۔

15 –ذبح کرنے والے مولوی کو ضروری یا اس کا حق سمجھ کر قربانی کے جانور کا سر اور پیر یا ان کی قیمت دینا (البتہ اگر اس کو قربانی کا مشروع و مسنون ہدیہ یاصدقہ کے بطور بلا کسی عضو کی تخصیص کے دیا جائے تو یہ مستحب و مسنون ہے )۔

********

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# قربانی سے متعلق چند ضعیف اور موضوع روایتیں

کتاب کے اس حصہ میں ہم قربانی کے متعلق وارد بعض ضعیف اور موضوع روایتوں کا ذکر کر رہے ہیں تاکہ قارئین کے علم میں قربانی کے احکام وغیرہ کے تعلق سے اضافہ ہو سکے اور وہ قربانی کے تعلق سے اپنے بعض اعمال پر نظر ثانی کر سکیں :

احکام و فضائل:

1- عن عائشة رضی الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:"ما عمل آدمی من عمل يوم النحر أحب إلى الله من إهراق الدم إنها لتأتي يوم القيامة بقرونها وأشعارها وأظلافها وأن الدم ليقع من الله بمكان قبل أن يقع من الأرض فطيبوا بها نفساً "(أخرجه الترمذی : الأضاحی/ 1 ( رقم 1493) وابن ماجة : الأضاحی /3 (رقم 3126 ) والحاكم (221/4 - 222 ).)." اللہ تعالی کے نزدیک قربانی کے دن خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ عمل کوئی بھی نہیں ہے، قیامت کے دن (وہ جانور) اپنے سینگ، بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا، اور اس کا خون زمین پر پڑنے سے پہلے اللہ کے یہاں مقبول ہو جاتا ہے، پس خوش دلی سے قربانی کرو"

اس روایت کو امام ذہبی، امام منذری، امام ابو حاتم اور علامہ البانی نے ضعیف قرار دیا ہے (دیکھئے : السلسلة الضعيفة (14/2) رقم (526) ۔)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



2- عن زيد بن أرقم رضى الله عنه قال:قال أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم:ما هذه الأضاحى ؟ قال سنة أبيكم إبراهيم . قالوا : فما لنا فيها يا رسول الله ؟ قال: بكل شعرة حسنة، قالوا: فالصوف يا رسول الله؟ قال: بكل شعرة من الصوف حسنة "(أخرجه ابن ماجة : الأضاحى/3 (رقم 3127) والحاكم (389/2)).

صحابہ کرام نے اللہ کے رسول ﷺ سے قربانی کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا:"تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہے" انہوں نے پوچھا:اس میں ہمیں کیا ملے گا؟تو آپ ﷺ نے فرمایا:"'ہر بال کے بدلے ایک نیکی" پوچھا:

صوف (بھیڑ کے ملائم لمبے بال) کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ تو فرمایا :

"صوف کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے "

اس روایت کی سند میں ابوداؤد نفیع بن الحارث متروک راوی ہے جو حدیثیں گھڑنے کا متہم بھی ہے، ابن معین نے اس کی تکذیب کی ہے(دیکھئے : تھذیب التھذیب (470/10)اور تقریب التھذیب (7207))

علامہ البانی ضعیفة کے اندر فرماتے ہیں کہ یہ روایت موضوع ہے(دیکھئے: الضعیفة (14/2) رقم (527))

3 - أبو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :"يا فاطمة قومى إلى أضحيتك فاشهديها فإن لك بأول قطرة تقطر من دمهاأن يغفر لك ماسلف من ذنوبك" قالت:يارسول الله ! ألنا خاصة أهل البيت أولناوللمسلمين ؟ قال:" بل لنا وللمسلمين"(رواه البزاركمافى كشف الأستار رقم (1202) والمنذرى فى الترغيب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



والترھیب رقم (1622))" اے فاطمہ اپنی قربانی کے جانور کے پاس جاؤ، کیونکہ اس کے بہنے والے خون کے پہلے قطرے کے بدلے تمہارے کئے گئے سارے گناہ معاف کردئے جائیں گے" فاطمہ رضی اللہ عنھا نے پوچھا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! یہ ہم اہل بیت کے لیے خاص ہے یا تمام مسلمانوں کے لئے (عام) ہے؟ تو آپ نے فرمایا: "ہمارے اور تمام مسلمانوں کے لئے (عام) ہے"

اور أبو القاسم الأصبھاني نے علي رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :" یا فاطمة قومی فاشھدی أضحیتك فإن لك بأول قطرة تقطر من دمھا مغفرة لكل ذنب أما إنه یجاء بلحمھا ودمھا توضع فی میزانك سبعین ضعفا " قال أبو سعید: یا رسول اللہ! ھذا لآل محمد خاصة فإنھم أھل لما خصوا به من الخیر أو للمسلمین عامة؟ قال :" لآل محمد خاصة وللمسلمین عامة "(الأصبھانی فی الترغیب والترھیب رقم (348) والمنذری فی الترغیب والترھیب رقم (1623))

" اے فاطمہ اپنی قربانی کے جانور کے پاس جاؤ، کیونکہ اس کے بہنے والے خون کا پہلا قطرہ تمہارے سارے گناہوں کے لیے مغفرت کا سبب ہے، قیامت کے دن اس کا گوشت اور خون لایا جائے گا اور تمہارے میزان (ترازو) میں ستر گنا زیادہ کر کے رکھ دیا جائے گا " ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) ! اہل بیت کا خیر کے اہل ہونے کی بنیاد پر یہ ان کے ساتھ خاص ہے یا (تمام) مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ تو آپ نے فرمایا:" آل محمد کے لئے خاص ہے اور تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے"

اس کو امام البانی نے ضعیف قرار دیا ہے (دیکھئے : ضعیف الترغیب )

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا :"یافاطمة قومی إلی أضحیتك فاشهديها فإنه يغفر لك عند أول قطرة من دمها كل ذنب عملتيه وقولی:(إن صلاتی ونسكی ومحیای ومماتی لله رب العالمين لاشريك له وبذلك أمرت وأنا من المسلمين ) قال عمران بن حصين : قلت:یا رسول الله ﷺ ! هذالك ولأهل بيتك خاصة وأهل ذاك أنتم، أم للمسلمين عامة ؟ قال:" لا بل للمسلمين عامة "(أخرجه الطبرانی فی الكبير(239/18) وفی الأوسط(140) والحاكم(122/4) والبيهقی فی الكبری(383/9)).

" اے فاطمہ اپنی قربانی کے جانور کے پاس جاؤاور وہاں حاضر رہو کیونکہ اس کے بہنے والے خون کے پہلے قطرے کے وقت تمہارے سارے گناہ بخش دئے جاتے ہیں، اوراس وقت تم یہ دعاء پڑھو : ( إن صلاتی ونسكی ومحیای ومماتی لله رب العالمين لاشريك له وبذلك أمرت وأنا من المسلمين)عمران بن حصین نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! یہ آپ کے گھر والوں کے لئے خاص ہے ، جس کے آپ لوگ حقدار بھی ہیں یا (تمام) مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمام مسلمانوں کے لئے (عام) ہے"

یہ روایت " منکر" ہے امام حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے لیکن امام ذہبی نے اسے رد کردیا ہے، فرماتے ہیں:" (اس روایت میں )ابوحمزہ نہایت درجہ ضعیف ہے اور اسماعیل صحت کے لائق نہیں "ابوحاتم فرماتے ہیں: "میں نے اپنے والد محترم کو کہتے سنا کہ یہ حدیث منکر ہے"( دیکھئے : علل الحدیث ( 28/2 – 39))امام البانی نے بھی اس حدیث پر منکر ہونے کا حکم لگایا ہے(دیکھئے : الضعيفة ( 2/ 15 ))۔

4 – " أمرت بيوم الأضحی عيدا جعله الله عز وجل لهذه الأمة "قال الرجل:أرأيت إن لم أجد إلا أضحية أنثی أفأضحی بها ؟ قال: " لا ولكن تأخذ من شعرك وأظفارك وتقص شاربك

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وتحلق عانتك فتلك تمام أضحيتك عند الله عز وجل "(أبو داؤد : الضحايا/ 1(2789) النسائی : الضحايا/2(رقم 4370))

" مجھے قربانی کے دن کو اس امت کے لئے عید کا دن بنانے کا حکم دیا گیا ہے" ایک آدمی نے پوچھا: اگر مجھے مادہ جانور ہی ملے تو کیا میں اس کی قربانی کر سکتا ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: "نہیں لیکن اگر تم اپنے بال منڈواؤ، ناخن تراشو، مونچھے کترو اور زیر ناف بال بناؤ تو اس سے اللہ تعالی کے نزدیک تمہاری قربانی پوری ہو جائے گی" شیخ البانی نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے (دیکھئے :ضعیف الجامع الصغیر (1265) ضعیف سنن النسائی (294) ضعیف سنن ابی داؤد (595) وتحقیقہ علی مشکاۃ المصابیح (1479))(لیکن دکتور مساعد الراشد نے "احکام العیدین "للفریابی کی تحقیق میں متعدد متابعات اور شواہد کی بنا پر اس کو حسن قرار دیا ہے/احمد مجتبی سلفی)۔

5 -عن الحسن بن علیؓ رضی اللہ عنہما قال:قال رسول اللہﷺ:" من ضحی طیبة بها نفسه محتسباً الأضحية كانت له حجابا من النار"(رواہ الطبرانی فی الکبیر کما فی مجمع الزوائد ( 17/4 ))" جس نے بطیب خاطر قربانی کے ثواب کی نیت سے قربانی کیا تو وہ قیامت کے دن اس کے لئے جہنم سے پردہ ہو جائے گا"

ہیثمی فرماتے ہیں :"اس کی سند میں سلیمان بن عمرو النخعي کذاب ہے"( دیکھئے : مجمع الزوائد (17/4))

ابن حبان ان کے سلسلے میں کہتے ہیں کہ : " یہ بظاہر صالح آدمی تھا لیکن حدیثیں گھڑا کرتا تھا" اور شیخ البانی نے اسے موضوع قرار دیا ہے (دیکھئے : الضعیفة( 15/2 ) رقم (529))۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



امام ابن العربی عارضۃ الاحوذی میں فرماتے ہیں :"قربانی کی فضیلت میں وارد کوئی بھی روایت صحیح نہیں ہے(دیکھئے :عارضۃ الاحوذی( 6/ 228 )) "

علامہ مبارکپوری نے بھی تحفۃ الاحوذی میں ان کی تائید کی ہے(دیکھئے : تحفۃ الاحوذی (5 / 75))۔

## قیمتی اورموٹاجانور:

متعدد صحیح احادیث میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ موٹا،تازہ، تندرست اور بے عیب جانور کی قربانی مستحب ہے،اسی طرح اس کی دیکھ ریکھ اوراسے کھلا پلا کر تندرست اور موٹا کرنا مستحب ہے۔

اندھا، لنگڑااورنہایت ہی دبلے پتلے جانور کی قربانی درست نہیں ہے۔( دیکھئے : أبوداؤد : ضحایا/ 6 ( 2802) اور ابن ماجۃ : اضاحی/6و 8 (3142-3144)وغیرہ)

عوام میں بعض ضعیف احادیث کی بنیادپر مشہورہے کہ موٹے جانور کی قربانی کی حکمت یہ ہے کہ یہ بروز قیامت پُل صراط پر سواری کاکام دیں گے، جن میں سے ایک مندرجہ ذیل ہے :

1۔"استفرھواضحایاکم فإنہامطایاکم علی الصراط" "عمدہ جانور کی قربانی کروکیونکہ یہ پُل صراط پر تمہاری سواری ہوں گے"

دیلمی نےاسے بطریق (عبد الله بن المبارك عن يحيى عن أبيهعن أبي هريرة) روایت کیاہے(مسندالفردوس رقم ( 267)) اورامام الحرمین نے نھایۃ اوروسیط میں"عظّموا"کے لفظ کے ساتھ نقل کیاہے، یعنی"جانور کوموٹا کرو"( دیکھئے : المقاصدالحسنۃ للسخاوی (رقم108ص 14))۔

یہ روایت نہایت ہی ضعیف ہے کیونکہ اس کے راوی یحیی بن عبداللہ ضعیف ہیں (دیکھئے :لسان المیزان( 5231 ))امام عجلونی کشف الخفاءمیں لکھتے ہیں:"رواہ الدیلمی بسند ضعیف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جدا"(دیکھئے: کشف الخفا (133/1))یعنی "دیلمی نے اسے نہایت ہی ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے"امام سخاوی فرماتے ہیں :"یحیی ضعیف جدا" (المقاصد الحسنة (ص 114 ))
شیخ البانی اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں: "ضعیف جدا"
(ضعیف الجامع رقم(924 ))

2 – " إن أفضل الضحايا أغلاها واسمنها "(رواه أحمد (424/3) والحاكم (4 /231) والبيهقي (9/ 168) عن أبي الأشد عن أبيه عن جده) یعنی "سب سے افضل قربانی قیمتی اور موٹا جانور کی قربانی ہے"

اس روایت کی سند میں دوراوی مجروح ہیں؛ ایک عثمان بن زفر الجھنی ہیں جو کہ مجہول ہیں(دیکھئے : تقریب رقم ( 4469 )) اوردوسرے أبوالأشد السلمي ہیں یہ بھی مجہول ہیں، ہیثمی لکھتے ہیں :" أبوالأشد لم أجده من وثقه ولاجرحه وكذلك أبوه"(مجمع الزوائد (4 /21)) "ابوالاشد کے سلسلے میں میں نے نہ توثیق کرنے والے کو ہی پایااورنہ ہی جرح کرنے والے کواوراسی طرح ان کے باپ کے سلسلے میں"۔

رات میں قربانی :

عن ابن عباس مرفوعاً:"نهى رسول الله ﷺ عن الأضحية ليلاً"(رواه الطبراني في الكبير (رقم 11458)) " اللہ کے رسول ﷺ نے رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا "

ہیثمي فرماتے ہیں : " اس کی سند میں سليمان بن أبي سلمة الجنايزي متروک ہیں "(دیکھئے : مجمع الزوائد ( 4 /23 ) جنایزی کے ترجمہ کے لئے دیکھئے : میزان الاعتدال (209/2))

مسافر کی قربانی :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



1 - عن علی رضی اللہ عنه,قال:"لیس علی المسافر جمعة ولا أضحیة"(دیکھئے : ھدایة (4 / 345)) " مسافر پر جمعہ اور قربانی نہیں ہے "

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں :"میں نے اس روایت کو کہیں نہیں پایا"( دیکھئے : الدرایة ( 2 / 215 )) امام زیلعی فرماتے ہیں: " غریب "(دیکھئے : نصب الرایة( 4/ 211 ))

2 – ہدایہ کے اندر ہے کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ ماسفر میں قربانی نہیں کیا کرتے تھے (دیکھئے : ھدایة(4 / 345 ))

حافظ ابن حجر اور امام زیلعی فرماتے ہیں : "اس روایت کو ہم نے نہیں پایا، صحیح بات یہ ہے کہ یہ دونوں حضرات مطلقاً قربانی نہیں کیا کرتے تھے کہ مبادا اسے واجب سمجھ لیا جائے" (دیکھئے : نصب الرایة ( 4/ 211 ) الدرایة (215/2 ))

امام شافعی فرماتے ہیں :" وبلغنا أن أبا بکر و عمر رضی اللہ عنهما کانا لا یضحیان کراهیة أن یُریٰ أنها واجبة " "ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ مبادا قربانی کو واجب سمجھ لیا جائے اس لئے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ ماقربانی نہیں کرتے تھے"(مختصر المزنی مع الأم ( 8/ 283 ))

امام بیھقی نے ابو شریحہ حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہسے روایت کیاہے :"أدرکت أبابکر و عمر أورأیت أبابکر و عمر رضی اللہ عنهما کانا لا یضحیان-فی بعض حدیثهم - کراهیة أن یقتدی بهما "(سنن البیهقی الکبری ( 9/ 265 )) " میں نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو پایا یادیکھا کہ وہ قربانی نہیں کیا کرتے تھے – بعض روایتوں میں ہے کہ - اس خوف سے کہ ان کی اقتدا(اسے واجب سمجھ کر) کی جائے "

امام نووی نے اس روایت کی سند کو حسن قرار دیاہے(المجموع ( 383/8 ))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہیثمی لکھتے ہیں :"ورواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ رجال الصحیح" (مجمع الزوائد 18/4 ))"اسے طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کی ہے اوراس کے رجال صحیح کے رجال ہیں "

شیخ البانی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے(دیکھئے : إرواء الغليل (355/4 ))

3– امام نخعی فرماتے ہیں : " عمر بن خطاب رضي الله عنه حج میں قربانی نہیں کیا کرتے تھے "

یہ روایت مرسل ہے جیساکہ امام ابن حزم نے محلی کے اندرذکر کیا ہے (المحلی ( 2/ 375 ))

یہاں یہ ذکر کردیناز یادہ مناسب ہے کہ سفر میں قربانی کرنااللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے صحیح سندوں کے ساتھ ثابت ہے، جیساکہ پچھلے صفحات میں گزرا۔

********

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# نمازعیدالاضحی کا طریقہ

کتاب ناقص رہے گی اگر عیدالاضحی کی نماز کا طریقہ اس کے اندر نہ شامل کیا جائے۔

عیدالفطر اور عیدالاضحی کی نمازوں کا ایک ہی طریقہ ہے، بس فرق اتنا ہے کہ عیدالفطر کی نماز کے لئے عیدگاہ جانے سے پہلے اگر میسر ہو تو چند کھجوریں کھالی جائیں، یا کچھ بھی کھالیا جائے اور عیدالاضحی کی نماز کے لئے عیدگاہ جانے سے قبل کچھ بھی نہ کھایا جائے اور واپس آکر جس کے یہاں قربانی ہو وہ قربانی کے گوشت سے کھانے کی ابتداء کرے،اور جس کے یہاں قربانی نہ ہو اور نہ ہی کسی کے یہاں سے فوری گوشت ہدیہ آنے کی امید نہ ہو تو جو چیز بھی میسر ہو کھالے، عیدالفطر اور عیدالاضحی کے نماز کے لئے جاتے وقت اللہ کے رسول ﷺ کی یہی سنت تھی (یعنی عیدالفطر میں کھا کر جانا اور عیدالاضحی میں باسی منہ جانا) اگر ممکن ہو تو ایک راستہ سے عیدگاہ جائے اور دوسرے راستہ سے واپس آئے، آتے جاتے تکبیرات کہتے ہوئے جائے اور واپس آئے۔

عیدین کی نماز دو رکعت سنت مؤکدہ ہے پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات زائد تکبیریں اور دوسری رکعت میں سجدے سے اٹھتے وقت والی تکبیر کے علاوہ اسی کے بعد پانچ زائد تکبیریں سنت ہیں۔

پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد "سبح اسم ربک الاعلی" اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد "هل اتاك حديث الغاشية" پڑھنا اللہ کے رسول ﷺ کی سنت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سلام کے بعد امام دونوں عیدوں کی مناسبت سے عید کا خطبہ دے، عیدین کا خطبہ ایک ہی ہے جمعہ کی طرح دو نہیں، تمام حاضرین کو نماز کی طرح خطبہ میں بھی شریک رہنا چاہیئے۔

جہاں پر انتظام ہو وہاں عورتوں کو بھی عید گاہ لے جانا چاہیئے ، پاک عورتیں نماز میں شریک ہوں گی اور حائضہ اور نفاس والی عورتیں نماز سے الگ رہیں مگر دعاء میں شریک ہو جائیں۔

اللہ رب العزت ہمیں اپنے دین پر کتاب وسنّت کے مطابق عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری عبادتوں کو خالص اپنے لئے کردے اور ہر قسم کے شر وفتن سے اپنے امان میں رکھے۔

وصلی اللہ علی خیر خلقه ونبیه وعلی آله وصحبه وسلم - آمین -

**********